الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم (کنز الایمان) بہ اجازت

834

مخزنِ اسرار

آفتابِ غوثیہ

سوانح حیات

قبلہ عالم حضرت مولانا مولوی سید حبیب اللہ شاہ بخاری قادری نوشاہی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مبارک شریف

مصنف و مرتب

حاجی الحرمین شریفین پیر سید محمد مقبول شاہ بخاری قادری نقشبندی سجادہ نشین درگاہ مبارک سرنکوٹ تحصیل مینڈھر

ضلع پونچھ جموں وکشمیر

Marfat.com

53580

نام کتاب ——— مخزنِ اسرار آفتابِ غوثیہ
نام مصنّف ——— پیر سید محمد مقبول شاہ بخاری قادری
——— سجادہ نشین پمبروٹ شریف
تعداد ——— (۱۱۰۰) گیارہ سو
کاتب ——— خالد جاوید
کتابت ٹائیٹل ——— حافظ محمد عبدالرشید سلطانی گکھڑ
نگرانی ——— حافظ محمد یوسف قمر چشتی
سالِ اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۷ھ مطابق سنہ ۱۹۸۷ء

ہدیہ ——— ۱۰ روپے

واحد تقسیم کار
مکتبہ چشتیہ قادریہ ماڈل ٹاؤن
گوجرانوالہ

Marfat.com

834

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۶
۲	ابتدائی حالات حضرت اقدس	۸
۳	شہرن کوٹ پونچھ میں آمد	۱۳
۴	بیعت	۱۷
۵	پمبروٹ میں آمد	۱۸
۶	توجہ غوثیت کا جلوہ	۱۹
۷	سندِ غوثیت	۲۰
۸	آپ کی آمد سے قبل عوام الناس کی حالت	۲۱
۹	پیر کامل جناب سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ کی وفات	۲۲
۱۰	انجمن اسلامیہ کا قیام	۲۳
۱۱	آپ کی تصانیف	۲۵
۱۲	حجرہ شریف	۲۶
۱۳	ہم عصر اکابر اولیاء کرام کے ارشادات جناب کے متعلق	۲۷
۱۴	آپ کی زمین میں گھر کے سامنے ناپاک جانور نہیں آتا تھا۔	۲۹
۱۵	غیر شرعی ملنگوں فقیروں کی بیخ کنی	۳۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶	آپ کے خوارق و عادات شریف	۳۴
۱۷	فناہ و بقا	//
۱۸	جناب کا طعام	۳۸
۱۹	سبز قہوہ	//
۲۰	حُلیہ مبارک	۳۹
۲۱	حالت کثرت فی الوحدت	//
۲۲	آپ دستگیر تھے	۴۱
۲۳	کشف القلوب	۴۷
۲۴	ملاقات حضرت بابا جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱
۲۵	مقام ولایت نیابت غوثیت	۵۴
۲۶	آپ کے کرامات	۵۹
۲۷	ولی اللہ کا تصرف	۷۵
۲۸	وفات سے تدفین تک عجائب و غرائب واقعات	۷۹
۲۹	قبلہ حضرت باباجی لاروی رح کا ارشاد	۸۳
۳۰	عقیدت کے پھول	۸۵
۳۱	مناجات فارسی	۸۶
۳۲	شجرہ شریف	۸۸
۳۳	التجا روضۂ اقدس	۹۰

Marfat.com

834

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سوانح العمری

حضرت قبلۂ عالم، منبع الحسنات، جامع الکمالات، عالمِ علمِ شریعت، راہبرِ طریقت، رازدارِ حقیقت، صاحبِ معرفت، فناہ فی اللہ، بقاباللہ کامل، اکمل، مکمل، نائب غوث الاعظم حضرت محبوبِ سُبحانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی، عالم فاضل حضرت مولٰنا مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری قادری نوشاہی نقشبندی مجددی قدس اللہ سرہٗ سجادہ نشین بمقام پمبروٹ سرنکوٹ تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ جموں و کشمیر

تصنیف: پیر حاجی الحرمین سیّد محمد مقبول شاہ صاحب بخاری پمبروٹی سجادہ نشین درگاہ حضرت پیرو مرشد جناب نائب غوث الاعظم جناب مولوی صاحب

Marfat.com

پیش لفظ

حضور قبلۂ عالم کی سوانح حیات آپ کے فرزند اکبر جناب مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب جو عالم فاضل خوبصورت و سیرت، حسن میں لاثانی، فصاحت و بلاغت میں کمال، خوش آواز ایسے گویا لحن داؤدی رکھتے تھے انہوں نے صحیح چشم دید واقعات حضور قبلۂ عالم صاحب موصوف کے اخلاق و عادات اور عبادات و کرامات مختصر جس فصاحت و بلاغت سے تحریر فرمائے تھے لیکن صد افسوس کہ وہ تحریر ۱۹۴۷ء کے شورش میں ضائع ہوگئی۔

اس تحریر کردہ سوانح حیات کو راقم نے کئی بار عوام الناس کو سنایا تھا اس لیئے کچھ واقعات مجھے یاد تھے جن کو میں نے من و عن اس تحریر میں جمع کیا ہے اور کچھ واقعات چند بزرگوں کے چشم دید قلمبند کئے گئے ہیں۔

حضرت قبلۂ عالم نائب غوث الثقلین کی سوانح حیات سراسر رشد و ہدایت ہے اور یہی مقصود بھی ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی گئی ہے کہ غلط و مبالغہ آمیز تعریف سے گریز کیا ہے اور اصل واقعات سے استفادہ ہو۔ کیونکہ غلط و مبالغہ آمیز تعریف سے اللہ تعالےٰ بھی ناخوش اور اولیاء کرام بھی ناراض ہوتے ہیں۔ لہٰذا اختصار سے

Marfat.com

834

یہ تحریر بہ عوام الناس اور مریدین و عقیدت مندوں کی نذر کی جاتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

حاجی الحرمین پیر سید محمد مقبول شاہ بخاری پمبروٹی
سجادہ نشین درگاہ شریف
پمبروٹ تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ
جموں و کشمیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی حالاتِ حضرتِ اقدس

٭ ٭ ٭

نامِ محی الدین جس کی زبان پر آ گیا
مُردہ دل ہو کے زندہ وہ دوبارہ اس جہان میں آ گیا
ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی غوث الاعظم، غوث الثقلین، نائبِ سرورِ کونین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے خاص حضوری نائب حضرت قبلۂ عالم منبع الحسنات جامع الکمالات، زبدۃ العارفین، سراج السالکین، عالمِ علمِ شریعت راہبرِ طریقت، رازدارِ حقیقت، خوشہ چینِ معرفت، عارف باللہ، بقا باللہ، عالم و فاضل حضرت مولینا مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب سیّد بخاری کے احوال یہ ہیں :۔

قبلۂ عالم صاحب موصوف ایک اکابر ہستی سیرت و صورت میں ہمہ صفت موصوف تھے۔ آپ ہمیشہ ہوش در دم نظر بر قدم رہتے۔ دائیں بائیں کبھی نہیں دیکھتے تھے۔ آپ بچپن ہی میں نیک خصال، پاکیزہ لباس، لطیف زبان و شیریں بیان، اکلِ حلال، صدق مقال خوش آواز تھے۔

حضور کی شخصیت اپنے زمانہ میں لامثال تھی۔ آپ کا نسب سادات بخاری

Marfat.com

خاندان حضرت شاہ جی صاحب المعروف محمد انور شاہ رحمت اللہ علیہ جو اپنے زمانہ میں اولیاءِ عظام میں سے تھے۔ ان سے حضرت ابو سعید بخاری اور حضرت سیّد محمد مراد رحمت اللہ علیہ جو ہی چہار سلسلۂ طریقت کے راہبر تھے۔ ان سے ملتا ہوا حضرت سیّد احمد کبیر قطب دوراں اور شہبازِ لامکاں غوثِ زماں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت مجدد اعظم حضرت سیّد سرخ جلال الدین صاحب جلال بخاری رحمت اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔

حضور جناب قبلہ مولوی صاحب، صاحب موصوف کا نسب والد صاحب کی طرف سے حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسین علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسن علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ نجیب الطرفین حسنی و حسینی (علیہ السلام) ہیں۔ حضور قبلہ صاحب موصوف کے والد ماجد صاحب عالم متشرع بر شریعت غرہ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت ہی پرہیزگار اہل سنت والجماعت صاحب متوکل تھے۔ آپ کے والد صاحب رات کو گھر پر پانی بھی نہیں رکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں رزق عطا فرمائے گا تو ہمیں پانی بھی عطا کر دے گا۔

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ تمام جائیداد راہِ اللہ میں تقسیم کر دی تھی۔ تمام اراضی لوگوں میں تقسیم کر دی تھی۔

حضور قبلہ جناب صاحب موصوف مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ سیّدات گیلانی سیّد حسن علی شاہ صاحب جو زمانہ کے قطب تھے اُن کی ہمشیرہ تھیں۔ زہد و ریاضت میں لاامثال تھیں اور صاحبِ علم اہلِ حقیقت کشف و کرامات والی تھیں۔

حضور قبلہ جناب مولوی صاحب کی عمر ابھی پانچ برس کی تھی کہ والد صاحب

Marfat.com

محترم کا سایۂ ہما سر سے اُٹھ گیا۔ جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو جناب مائی صاحبہ کا بھی وصال ہو گیا۔ آپ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے۔

جناب قبلہ صاحب موصوف کی والدہ صاحبہ محترمہ جب بیمار ہوئیں تو آپ اُن کی خدمت میں حاضر تھے۔ جناب مائی صاحبہ نے فرمایا "جاؤ اپنے سب سے بڑے بھائی سے کہو کہ جا کر اپنے ماموں صاحب حسن علی شاہ کو بُلا لائے کیونکہ میرا اب آخری وقت آپہنچا ہے۔ تاکہ ملاقات ہو جائے"۔ آپ نے عرض کی مَیں خود جا کر بُلا لاتا ہوں۔ لیکن والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہا کہ تم چھوٹے ہو، راستہ دُور ہے تم کیسے جا سکو گے۔
جناب قبلۂ عالم والدہ ماجدہ کا ارشاد سُنتے ہی چلے گئے اور موضع پکھلی میں جا کر قبلہ ماموں سیّد حسن علی شاہ سے گزارش کی کہ جناب مائی صاحبہ نے آپ کو بلایا ہے اور فرمایا ہے کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے اِس لیئے آکر ملاقات کریں۔ اس وقت پکھلی میں ایک جنازہ ہو رہا تھا اِس لیئے ماموں حسن علی شاہ صاحب نے فرمایا تم جاؤ مَیں جنازہ پڑھا کر آتا ہوں۔ جناب قبلہ مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب واپس اپنے گھر پہنچے اور والدہ ماجدہ صاحبہ کو تمام ماجرا سُنایا کہ جناب ماموں صاحب نمازِ جنازہ پڑھا کر تشریف لائیں گے۔ جناب مائی صاحبہ نے فرمایا تو اِتنی دُور سے اتنی جلدی جا کر واپس آگیا ہے۔ آپ نے عرض کی آپ کی دُعا سے آگیا ہُوں۔

آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نے سَر سجدہ میں رکھ کر اُس وقت دُعا فرمائی کہ "اے اللہ جلّ شانہٗ طفیل اپنے حبیب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے اس بیٹے کو ولیِ کامل، عارف باللہ بنا"۔ جناب مائی صاحبہ نے یہ دُعا فرمائی اور فرمایا کہ اب حسن علی شاہ مجھ سے ملاقات نہیں کر سکے گا۔ وقت تھوڑا ہے۔ پھر جناب مائی صاحبہ نے قبلہ رُو ہو کر کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھا تو رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔

Marfat.com

جناب مائی صاحبہ علیہ الرحمۃ کی دعا کا جناب مولوی صاحب قبلہ کی زندگی پر یہ اثر ہوا کہ حضور قبلہ صاحب موصوف اٹھارہ برس کی عمر میں تمام ظاہری علوم دینی و شرعی میں فارغ التحصیل علم ہو کر سند لے کر گھر واپس آ گئے۔

جناب قبلہ بحرِ توحید کے شناور، استقامت کے پہاڑ، عبادت و ریاضت رشد و ہدایت میں مشہورِ زمانہ ہوتے ہیں۔ تقویٰ و پرہیزگاری میں ارتقائی مقام حاصل تھا اس لیئے معرفتِ الٰہی کے آفتاب بن کے چمکے۔

تحصیلِ علم ظاہری کے بعد جذبۂ عشق و مستی کا پیدا ہونا بھی لازمی تھا۔ آپ کے دل میں بچپن میں ہی جذبۂ عشقِ آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر تھا کہ جب کبھی نام حضرت احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے سُنتے یا تحریری دیکھ لیتے تو محوِ استغراق عشق و محبّتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدہوش ہو جاتے۔ اس لیئے آپ کے دل میں اہلِ معرفت و صاحب طریقت کی تلاش و جستجو پیدا ہوتی۔ آپ نے مردِ سالک کی ملاقات کا ارادہ کیا اور کشمیر کی جانب رختِ سفر باندھا۔ آپ جب دربار کہڑ شریف حضرت قبلہ آفتابِ معرفت شمس العارفین مجدد دوراں سیّد حاجی محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ جو ہر چہار سلسلۂ طریقت کے راہبر تھے۔ اپنے وقت کے ولی کامل تھے، کے مزارِ مقدس پر پہنچے۔ رات کو مزارِ مقدس پر ہی ٹھہرے اور یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے۔ حضور کا شوق و اضطرابِ محبّت بڑھ رہا تھا۔ روحانی فیض کے شب بھر منتظر رہے۔ بوقتِ سحر چند لمحے نیند سی طاری ہوئی۔ دو زانوئے ادب بیٹھے ہوئے خواب میں حضرت قبلہ عظیم البرکت سیّد حاجی محمد مراد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "رُسل صاحب جو فقیر مستوار سری نگر ہے۔ اُن کے پاس جاؤ۔ اپنا مطلب دریافت کرو۔" پھر صبح ہوتے

Marfat.com

ہی کہ بڑیہ شریف سے جانب سری نگر روانہ ہو گئے۔

جناب رسل صاحب ایک مستوار فقیر تھے جن کا یہ معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد سُکر کی حالت میں ہوتے۔ گانا بجانا اور قوالی سُنتے تھے۔ سحر ہوتی تو ہوش میں آجاتے اور پابند شرع ہو جاتے۔ گانے بجانے والوں کو لاٹھی لے کر مارتے اور کہتے "چلو یہاں سے غیر شرعی باتیں مت کرو"۔ لیکن جس دن جناب قبلۂ عالم سیّد مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب نے وہاں پہنچنا تھا اس دن کسی کو قریب نہ آنے دیا۔ گانے بجانے والوں کو کہا کہ آج میرا ایک مہمان عظیم البرکت آرہا ہے کسی کو یہاں آنے کی اجازت نہیں۔

جناب قبلہ صاحب موصوف جب وہاں پہنچے ملاقات ہوئی۔ آپ نے رُسل صاحب کو السّلام علیکم کہا تو رُسل صاحب سلام کا جواب دے کر کھڑے ہو گئے آپ کو گلے لگایا اور کشمیری زبان میں فرمایا "آٹ اوس"۔ قبلۂ عالم صاحب موصوف نے فرمایا "بفضلِ اللہ تعالیٰ بیٹھ اوس"۔

جناب رُسل صاحب کے پاس ایک تخت لکڑی کا بنا ہُوا پڑا رہتا تھا جس کو سامنے رکھ کر جناب رُسل صاحب عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ رُسل صاحب نے فرمایا اس تخت پر بیٹھو لیکن آپ پاسِ ادب کی وجہ سے نہ بیٹھے۔ دوبارہ رُسل صاحب نے فرمایا بیٹھو لیکن پھر بھی آپ نہ بیٹھے۔ ایک تیسری بار فرمایا "تم اس کے مالک ہو۔ اس پر چڑھ جاؤ"۔ آپ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب کے مطابق تخت پر بیٹھ گئے۔ تمام رات آپ کو اس تخت پر بٹھائے رکھا اور راز و نیاز کی باتیں ہوتی رہیں۔ جناب رُسل صاحب نے فرمایا "آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کھلنے والا ہے۔ جناب رُسل صاحب چٹکی مار کر یہ شعر بار بار پڑھتے ؎

مبارک مُنعموں کو اپنی نعمت
مبارک عاشقوں کو درد و کلفت

Marfat.com

اور صبح کو فرمایا پیر دنس منز گس سالک تننے گو مالک۔ یعنی پونچھ میں جاؤ وہاں ایک مرد باشریعت وقت کا غوث سالک مرد ہے۔ تمہارا فیض اُس کے پاس ہے۔

سُرن کوٹ پونچھ میں آمد

جناب قبلہ سیّد حبیب اللہ شاہ بخاری مدظلہ عالیہ رُسل صاحب سے رخصت ہو کر پونچھ کی طرف روانہ ہوئے۔ پیر پنجال کی بلند پہاڑی کو عبور کر کے سُرنکوٹ کی وادی میں داخل ہوئے۔ رات موضع گنڈی میں قیام فرمایا۔ سُرنکوٹ میں قاضی حبیب اللہ صاحب صوفی المشرب عالم پرہیزگار رہتے تھے۔ اسی شب قاضی صاحب کو خواب میں کسی بزرگ نے کہا کہ آج موضع گنڈی میں جناب مولوی حبیب اللہ شاہ جو سیّد گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں تشریف لاتے ہیں۔ پھر جناب کا حُلیہ مبارک بھی دکھایا اور فرمایا کہ جا کر ملاقات کرو۔ کیونکہ صاحب موصوف عنقریب نائب غوث الثقلین محبوبِ سُبحانی غوث الاعظم جناب شیخ عبدالقادر جیلانی کے عالی مقام پر فائز ہوں گے۔ جن کے ہاتھ سے دین اسلام کو یہاں تقویت حاصل ہوگی۔ فیض رساں اور وقت کے غوث ہوں گے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب اس بشارت کو پاتے ہی صبح کو جا کر موضع گنڈی میں جناب سے ملاقات کی اور جو رنگ ولباس و حُلیہ خواب میں دیکھا تھا وہی پا کر قاضی صاحب جناب قبلہ عالم صاحب موصوف کو اپنے گھر لے گئے اور تمام خواب کا ماجرا جناب کو سُنایا اور ساتھ ہی کہا کہ میں نے جب پہلی دفعہ خواب دیکھا تو اُٹھ کر غسل کیا پھر سو گیا تو پھر وہی خواب دیکھا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ تسلی رکھیں۔ عنقریب جناب کو بلند مقام عطا ہونے والا ہے۔

Marfat.com

جناب قبلۂ عالم صاحب نے تحصیل مہنڈر کے دیہاتوں میں دینِ اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ آپ گاؤں گاؤں جاتے اور وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ ساتھ ہی رہبرِ کامل کی جستجو بھی کرتے رہے۔ آپ کی تقریروں اور وعظ حسنہ سے تمام لوگ بہت متاثر ہوئے لیکن جناب رسل صاحب کے بتائے ہوئے مردِ کامل کی ملاقات جلد نہ ہو سکی۔

آپ کی تقریروں سے لوگ اس قدر متاثر و شیدائی ہوئے کہ لوگوں نے آپ کو یہاں ہی قیام فرمانے کی استدعا کی لیکن آپ نے واپس وطن جانے کا ارادہ کر لیا۔ اسی ارادہ سے آپ نے رات سُرن کوٹ میں قیام کیا۔ صبح ہوئی تو عازمِ سفر ہوئے۔ اُسی رات پونچھ شہر میں جناب پیر شہاب دین صاحب جو صوفی منش پرہیزگار بزرگ تھے کو خواب میں کسی ولیؒ کامل نے فرمایا کہ صبح سُرن کوٹ کی طرف سے ایک سیّد صاحب جن کا نام مولوی حبیب اللہ شاہ ہے انہوں نے وطن جانے کا عزم کیا ہُوا ہے۔ اُن کا گزر ڈُنگس باولی کے قریب سے ہوگا۔ پھر جناب کا حُلیہ بھی دکھایا گیا۔ پھر کہا جناب سیّد صاحب موصوف عالم باصفا صاحبِ نظر حقیقت شناس ہیں۔ ان سے جا کر ڈُنگس باولی پر ملاقات کر کے فرما دو کہ حضرت غوث الاعظم پیرانِ پیر کامل ظلِ سُبحانی غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ واپس مہنڈر جاؤ۔ جس مقصد کے لیئے تشریف لائے تھے وہ مقصد تحصیل مہنڈر کے موضع تھکیالہ میں حاصل ہوگا اور آپ کو حکم ہُوا ہے کہ اس ملک میں دینِ اسلام کی تجدید فرما دیں۔

پیر شہاب دین صاحب صبح کو ڈُونگس باوُلی کے قریب انتظار کرنے لگے۔ بعد از ظُہر جناب مولوی صاحب تشریف لائے۔ خواب جیسا دیکھا تھا ویسے ہی پایا تو پہچان گئے۔ اور مجبور کر کے اپنے گھر پونچھ شہر میں لے گئے۔

پیر شہاب دین صاحب نے گھر میں بڑی محبّت سے بٹھایا اور رات کی خواب کا احوال سُنایا اور کہا کہ حضرت محبوبِ سُبحانی جناب غوث پاک علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ پونچھ

Marfat.com

مہنڈر اور راجوری میں دینِ اسلام کی آپ تجدید فرما دیں گے۔ اس لیئے آپ واپس مہنڈر جائیں اور اپنا گوہر مقصود بھی حاصل کریں۔

پیر شہاب دین صاحب جناب مولوی صاحب سے گفتگو بھی کر رہے تھے اور ساتھ اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے کو بھی ایک پٹی سے باندھ رہے تھے۔ آپ نے وجہ پوچھی تو پیر شہاب دین صاحب نے کہا کہ بہت تکلیف ہے۔ آپ دم کریں۔ جناب قبلہ صاحب موصوف نے دم کیا تو فوراً آرام آ گیا۔

ازاں بعد پیر شہاب دین صاحب نے بیان کیا کہ جناب ہمارے جد بزرگوار جناب غوث الاعظم محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ کے پوتے جو کہ ولی کامل تھے ان کی خدمت میں دو سال تک رہے۔ ایک دن جناب نے فرمایا کہ جاؤ فلاں گاؤں ایک کام ہے جا کر وہاں سے جو چیز درکار ہے لے آؤ۔ تب ہمارے بزرگوار سنتے ہی چلنے لگے۔ پاؤں ننگے تھے۔ فرمایا تمہارا جوتا نہیں؟۔ عرض کی حضور نہیں ہے۔

آپ نے اپنا پاپوش دیا اور کہا۔ یہ پہن لو اور جاؤ۔ آپ نے عرض کی حضور میں آپ کا جوتا نہیں پہن سکتا۔ لیکن حضور نہ مانے اور اصرار کیا کہ پہن لو۔ تو آپ نے جوتا ہاتھ میں اٹھا لیا اور عرض کی کہ آگے چل کر پہن لوں گا۔

رخصت ہو کر آگے چلے اور پاؤں کو درد ہوا ننگے پاؤں چلنا دشوار تھا۔ دل میں خیال آیا جناب نے حکم دیا تھا۔ پاؤں میں تکلیف ہے۔ چلنا دشوار ہے۔ اس خیال سے داہنے پاؤں کا انگوٹھا ہی پاپوش میں ڈالا تو ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ اتنا عرصہ حضور سے فیض حاصل کرنے کے لیئے حاضر ہوں۔ اگر جناب کا پاپوش لگا لیا تو یہ بے ادبی ہو گی اور فیض بند ہو جائے گا تو پاپوش مبارک سر پر باندھ لیا۔

جب ہمارے جد بزرگوار واپس آئے تو جناب کا جوتا مبارک سر پر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تو پاؤں کو لگانے کے لیئے دیا تھا۔ ہمارے جد بزرگوار نے عرض کی یہ یہاں ہی

Marfat.com

موزوں تھا۔ تب جناب نے جلال میں آکر فرمایا "جاؤ تمہارا کام پورا ہو گیا ہے۔ سات پشت تک فقیر ہوں گے لیکن ان کے پاؤں کے انگوٹھے میں درد کا نشان رہے گا"۔ اسی وجہ سے یہ درد رہتا ہے۔ اس تاریخ میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ خداوند کریم نے آج آپ کے دم کرنے سے درد کو دُور کر دیا اور آرام دے دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی دُعا... مستجاب ہے۔

پیر شہاب دین صاحب کے فرمانے کے مطابق آپ واپس مہنڈرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ تحصیل مہنڈرہ کے موضع تھکیالہ میں اُس دن ایک جلسۂ عام سیرت پاک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ جناب صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے تقریر فرمائی۔ جناب کی زبانِ مبارک سے فضائل و شمائل اسوۂ حسنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر لوگ نہایت ہی مستفیض ہوئے۔ اُسی روز کھنڈہ شریف سے زبدۃ العارفین سراج السالکین حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لائے۔

جناب حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین صاحب علیہ الرحمۃ سلسلہ قادریہ کا چہرہ پُر جلال سُرخ و سفید صاحب عظمت راہبر کامل سالک حامل شریعت کے تھے۔ آپ ایک نفیس پالکی میں بیٹھ کر تشریف لائے تھے۔ اپنے خادم مسمی کالو کو فرمایا "آج میرا ایک مہمان آرہا ہے۔ جس کے لیے میں کئی سال سے منتظر تھا۔ اچھا کھانا تیار کرو۔ وہ آج کھانا ہمارے ساتھ کھائیں گے"۔ اِدھر حضرت قبلہ صاحب موصوف کو خبر ہوئی کہ یہاں ولیٔ کامل پُر جلال صاحب عظمت تشریف فرما ہیں۔ تو حضرت قبلہ صاحب موصوف سُنتے ہی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔

جناب عارف باللہ قبلہ سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ آپ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔ بغل گیر ہوئے۔ پھر زبانِ مبارک سے فرمایا "ازل کے روز بھی ملاقات ہوئی تھی۔ آج بھی الحمدللہ ملاقات ہو گئی۔ جب لوگ تمام اطمینان سے مجلس میں بیٹھ گئے تو حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ مولوی صاحب کوئی نعت شریف سنائیں۔ حضور قبلہ صاحب موصوف

Marfat.com

نے نعت شریف سنائی۔ پھر ایک کتاب وہاں ہی موجود تھی وہ اٹھا کر سنتے رہے۔ جب خاموش ہوئے تو حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین قدس اللہ سرہٗ نے خوش ہو کر فرمایا کہ "مولوی صاحب بہت قہر کے پڑھے ہوئے ہیں"۔ یہ الفاظ حضرت قبلہ سائیں صاحب کی زبان مبارک سے نکلتے ہی جناب قبلہ صاحب موصوف کے ہر رگ و ریشہ میں سے ھُوْ کی آواز آنے لگی۔ جناب صاحب موصوف فرماتے تھے کہ مجھے اس وقت بھولا ہوا تمام علم یاد آ گیا۔ اور قلبی تسکین ہوئی۔

الغرض جناب رسُل صاحب نے جو کہ مستوار فقیر سرینگر والوں نے اشارۃً و کنایۃً حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں چند کشمیری شعروں میں بیان فرمایا تھا کہ صاحب لفظ غوث وقت مرد سالک راہبر کامل ہیں۔ ان کی ملاقات سے حضرت محبوب سُبحانی غوث الثقلین جلوہ گر ہوں گے۔ آپ کو دائم الحضوری غوث الثقلین کے دربار میں نصیب ہو گی ۔

مبارک منعموں کو اپنی نعمت

مبارک عاشقوں کو درد کلفت

بیعت

جب راہبر کامل کی صحیح شناخت و ملاقات ہوئی تو شب کو حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ جناب صاحب موصوف کو اپنے دولت خانے پر لے گئے۔ قبلہ صاحب موصوف کو اپنی خاص کوٹھی میں رکھا جہاں آپ تنہا خلوت نشین رہتے تھے وہاں ہی کھانا لایا گیا جو نہایت لطیف ولذیذ مرغن غذا تھی۔ نماز عشاء کے بعد اسی جگہ دو بستر بچھائے گئے۔ جو بہترین نفیس تھے۔ ایک پر خود حضرت صاحب اور دوسرا قبلہ صاحب موصوف کے لیے بچھایا گیا۔ حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "پلنگ پر آپ آرام فرمادیں"۔ لیکن قبلہ صاحب موصوف نماز کی جگہ بیٹھے رہے اور قبلہ حضرت سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ اپنے پلنگ پر لیٹ گئے۔ دس منٹ بعد کروٹ بدلتے اور چارپائی

Marfat.com

اور بستر سے ذکرِ الٰہی کی آواز آتی تھی۔ نصف رات تک پلنگ رقص میں رہا۔ بستر سفید ریشمی طرز کا تھا۔ نہایت ہی عمدہ تھا۔ باوجود اس قدر آرام دہ ہونے کے حضور کو نیند نہیں آئی۔ پھر نصف شب اُٹھ کر تازہ وضو کیا اور نمازِ تہجد ادا کی۔

جناب صاحب موصوف پہلے تو حیران تھے کہ ایسی مرغن غذا اور نفیس بستر فقیر کے لیے نہیں چاہیئے لیکن حضور قبلہ سائیں فتوح الدین رحمت اللہ علیہ ذوق و شوق سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ ذکرِ قلبی و روحی میں مصروف و مشغول اور بیدار رہے۔

نمازِ تہجد ادا کر کے قبلہ صاحب موصوف سے راز و نیاز کی باتیں ہوئیں جو کہ ہر ذی فہم کے عقل سے بالاتر تھیں۔ پھر قبلہ صاحب موصوف کو یقین ہو گیا کہ راہبر کامل اہلِ معرفت جن کا کوئی قدم خلاف شرع نہیں ہے۔ شریعتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گامزن ہیں تو حضور قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بوقتِ سحر جناب صاحب موصوف کو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ تین یوم تک حضور قبلہ صاحب موصوف کو اپنے پاس رکھا۔ علم طریقت و حقیقت سے کمال روشناسی کرائی۔ پھر تین دن کے بعد فرمایا "جاؤ۔ دوبارہ بہت جلد ہم سے ملاقات کرنا"۔ اور فرمایا "عنقریب آپ پر ایک ایسا مقام راز و نیازِ الٰہی کھلے گا جس سے دائم حضوری غوث الثقلین محبوب سبحانی اور مجلس حضوری حضور سرورِ کونین، محبوبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفرازی کا شرف حاصل ہو گا۔ اور کثرت فی الوحدت میں بے پایاں مقام حاصل ہو گا۔

پمبروٹ میں آمد

صاحبِ موصوف نے حضور قبلہ سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ سے رخصت کی اجازت لے کر واپس سرن کوٹ کے علاقہ میں تشریف لائے اور موضع پمبروٹ

Marfat.com

میں ایک مسجد تعمیر فرمائی اور ساتھ ہی ایک حجرہ بھی اپنے لئے تعمیر فرمایا جس میں خلوت نشینی، چلہ کشی، زہد و ریاضت، تقویٰ، عبادتِ الٰہی میں کمال عروج حاصل ہوا۔ آپ سات برس تک تنہائی کے عالم میں ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ ہمیشہ شب بیدار رہتے۔ حضرت قبلہ صاحب موصوف کا عشقِ الٰہی میں قلق و اضطراب شوق بڑھتا گیا۔ توجہِ مرشد کامل سے حضور پر رازِ دنیا نہ بارگاہِ ایزدی کے اسرار کھلے۔ مقامِ سرورِ کونین محبوبِ خدا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر منکشف ہوا۔ ذاتِ محمدی علیہ السلام کی جلوہ گری سے ذوق و شوق توجہ الی اللہ کا وراء الوریٰ مقام حاصل ہوتا گیا۔ قبلہ صاحب موصوف کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور کثرت فی الوحدت میں ایک ایسا مقام حاصل ہوا کہ آپ کی سیرت بدل گئی۔ رازِ حقیقت کچھ اور ہی بوقلمونی کے رنگ لائے۔

توجہ غوثیت کا جلوہ

ایک روز جناب صاحب موصوف مسجد شریف میں متوجہ قطب کی جانب رُخ کر کے جمعہ کی شب کو ذکر فکر روحی مراقبہ سے ذکرِ الٰہی میں مشغول تھے۔ فضلِ الٰہی کے دروازے کھلے تو شہنشاہِ عارفاں رازدارِ سرِ نہاں محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی پیرانِ پیر غوث الاعظم میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جلوہ گر ہوئے اور توجہ غوث الثقلین سے قبلہ صاحب موصوف نے دامنِ غوثیت سے لپٹ کر جلوہ ذاتِ واحدانیت کے پرتو کو دیکھا ع

ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

اُس دن سے آپ کی حالت یہ تھی کہ دُنیا سے بے نیاز اور توجہ الی اللہ میں مشغول و مدہوشی طاری ہوتی تھی۔ جب وہ وقت آپ پر طاری ہوتا دست

Marfat.com

راست کی انگشت شہادت سے آپ عجیب اشارہ فرماتے رہتے۔ آنکھیں سُرخ مثل آگ کے ہو جاتیں۔ اس وقت ظاہر آپ کو ہوش نہ ہوتی۔ یہ اشارہ اکثر چلتے چلتے اور نماز میں بھی ہو جاتا تھا۔ اس اشارہ سے آپ نے کسی کو آگاہ نہیں فرمایا جس کی تفصیل آئندہ کے صفحات میں دی جائے گی۔

حضور قبلہ صاحب موصوف کو جب بے پایاں معرفت الٰہی حاصل ہوئی تو حضرت سائیں فتوح الدین رحمت اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور پیر کامل سے اجازت چاہی تو حضرت سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت غوث الثقلین محبوب سُبحانی قطب ربانی تاج الاولیاء شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سرکار کا ارشاد ہے کہ مولوی صاحب فی الحال وطن واپس نہ جاویں۔ مجھے بار بار حکم ہوتا ہے مولوی صاحب کو فرما دو پونچھ راجوری میں دین الاسلام کی تجدید و تبلیغ فرماویں۔ آپ کے لیے یہ حکم ضروری ہے۔

سندِ غوثیت

اسی شب کو حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ "پونچھ اور راجوری میں دینِ اسلام کی تبلیغ جاری رکھو اور بغداد شریف سے ایک مراسلہ بذریعہ ڈاک موصول ہوگا۔" یہ حکم غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ولیٔ کامل جن کا مسکن بغداد شریف میں ہی تھا بذریعہ خواب حکم دیا کہ ہماری مہر فلاں جگہ ہے۔ میری طرف سے مضمون لکھ کر میری مہر لگا کر مولوی سید حبیب اللہ شاہ کو ارسال کر دو۔" (وہ مُہر اور سندِ غوثیت اس کتاب میں شامل کی جائے گی جو ابھی تک راقم الحروف کے پاس موجود ہے)

Marfat.com

بغداد شریف سے جو مراسلہ جناب صاحب موصوف کو ملا تھا اس کا مضمون یہ تھا کہ "آپ ملک پونچھ راجوری میں ہی ٹھہریں اور اسلامی تبلیغ کی جدوجہد سے شریعت شرع محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام رائج فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی زبان کی تاثیر سے احکامِ شرعی عوام کے دلوں میں اثر پذیر ہوں گے اور اکثر لوگ دین اسلام میں شامل ہوں گے"۔

آپ کی آمد سے قبل عوام الناس کی حالت

آپ کی آمد سے قبل پونچھ مینڈھر۔ راجوری کے لوگ دین اسلام سے نا اہل ہو چکے تھے۔ شرعی امورِ دین سے بے خبر تھے۔ غیر شرعی ملنگوں کی تابعداری کرتے تھے۔ چرسی بھنگی لوگوں کو فقیر و ولی سمجھتے تھے۔ تعلیم دین اسلام سے بے بہرہ تھے۔ غرض تہذیب و تمدن اسلامی مفقود تھا۔ جناب قبلہ صاحب موصوف نے دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ آپ کے وعظِ حسنہ و نصائح کاملہ سے پونچھ مینڈھر۔ راجوری کے عوام مستفیض ہوتے۔ جابجا درس و تدریس اسلامی جاری ہوئے۔ ہر بدعت کا دور دورہ ختم ہوا۔ لوگوں میں جذبہ اسلامی پیدا ہوا۔

جناب قبلہ صاحب موصوف نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا "یہاں ایک مسلمان وزیر آئے گا جس کے ذریعہ سے اسلام کو حمایت حاصل ہو گی"۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ کی پیشین گوئی کے مطابق وزیر مسمّی عبدالرحمٰن غوری آ گیا جس نے تبلیغ دین کے لیئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔

وزیر عبدالرحمٰن نے قبل ازیں چند ایک بزرگوں سے جناب صاحب موصوف کی شخصیت کے متعلق سُنا ہوا تھا لہٰذا اُسے جناب کی ملاقات کا از حد شوق تھا۔ ایک دن وزیر عبدالرحمٰن غوری ہمراہ خواجہ عبداللہ جو محکمہ کسٹم کے سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر

Marfat.com

نظر آیا۔ دونوں جب مکان کے قریب پہنچے تو خواجہ عبداللہ نے کہا۔ حضور کا مکان قریب سامنے ہے اس لئے سواری سے اُتر کر پا پیادہ چلیں تو بہتر رہے گا۔ وزیر نے جواب دیا میں جانتا ہوں اولیاءاللہ کے سامنے سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے میں آزمائش کر رہا ہوں کہ حضور مجھے خود اتاریں۔

ابھی وزیر صاحب چند قدم ہی آگے چلے ہوں گے کہ خچر پانی کے آگے پہنچی ہی تھی کہ زین کے دونوں بند ٹوٹ گئے۔ جس طرح کوئی قینچی سے کاٹتا ہے۔ وزیر موصوف بمعہ زین خچر سے نیچے گر گئے۔ آپ کی پتلون کیچڑ سے خراب ہو گئی اور کہا میں نے بہت غلطی کی ہے۔ "آزمودہ را آزمودن خطا است"۔ مجھے تو بڑے بڑے بزرگوں سے معلوم تھا کہ جناب مولوی صاحب قبلہ ولی کامل ہیں اور آزمائش کرنی میری غلطی تھی۔

الغرض عبدالرحمٰن غوری نے حضرت قبلہ صاحب موصوف سے ملاقات کی اور آپ کی صحبت سے متاثر ہو کر عرض کی۔ میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ہر ممکن آپ حضور کے ساتھ معاون و خدمت گذار رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ چند ماہ میں دین اسلام کو عروج حاصل ہُوا۔ لوگوں میں نماز روزہ کی کما حقہٗ تکمیل ہوئی۔ حج و زکوٰۃ کے معارف سکھائے گئے جا بجا ذکرِ الٰہی کی صدا گونجی۔ لوگ راہ راست پر گامزن ہوتے۔

پیر کامل جناب سائیں فتوح الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات

اِسی دور میں جناب پیرِ کامل سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ کی طرف سے جناب قبلہ صاحب موصوف کو نامہ مقدس ملا کہ جلد تشریف لاویں تاکہ ملاقات ہو سکے۔ کیونکہ ہمارا وقت قریب ہے اور یہاں سے جانے سے قبل میں آپ کو اپنا جانشین مقرر کر جاؤں۔ میں آپ کا منتظر ہوں۔

حضور قبلہ صاحب موصوف یہ ارشاد ملتے ہی کھنڈار شریف میں پہنچے تو حضرت قبلہ سائیں صاحب حضور کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور تاج خلافت آپ کے سر مبارک

53580

Marfat.com

پر رکھا اور فرمایا "سلسلہ قادریہ عالیہ میں لوگوں کو سرفراز فرمائیں۔ عوام کو بیعت فرماکر روحانیت سے روشناس فرمادیں۔" پھر حضور قبلہ صاحب موصوف نے بر شریعت حقہ غرہ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام عقائد اہل سنت والجماعت کو صحیح اپناتے ہوئے سلسلہ طریقت کو اُجاگر فرمایا۔

انجمن اسلامیہ کا قیام

اس وقت کی حکومت کی منظوری سے انجمن اسلامیہ کا انعقاد فرمایا۔ دُور دراز ملک سے علمائے دین کو بلایا گیا اور ہر چہار تحصیل کے لوگ بلاتے گئے اور شہر پونچھ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت جناب قبلہ صاحب موصوف نے فرمائی۔ اجلاس میں راجہ پونچھ بلدیو سنگھ بھی شامل ہوا۔

جب مہاراجہ پونچھ جلسہ گاہ میں پہنچا تو تمام لوگ استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن حضور قبلہ صاحب موصوف کرسئ صدارت پر بیٹھے رہے۔ حضور کی جانب دیکھ کر راجہ پونچھ کو غصہ آیا۔ تو پیر حسام الدین صاحب جو ایک ذی شعور صاحب عقل اور جاگیردار پونچھ تھے انہوں نے قرینۂ عقل سے راجہ کو غصہ میں دیکھ کر عوام کے سامنے کھڑے ہو گئے اور خطاب کیا کہ "اس اجلاس کی کارروائی سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ راجہ بہادر کے مُلک کے اندر ایک اولی العظم ہستی حضرت مولٰینا مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ مدظلہ العالیہ تشریف فرما ہیں جو کہ باعث امن اور راجہ صاحب اور پرجا دونوں کے لیئے دُعا گو ہیں۔"

راجہ یہ الفاظ سُن کر بہت خوش ہُوا۔ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی خود جناب قبلہ صاحب موصوف نے فرمائی۔ جب جناب نے تلاوت فرمائی تو تمام سامعین پر ایک وجد طاری ہو گیا۔ اور مہاراجہ خود بھی نہایت خوش اور فریفتہ ہوا۔ جب انجمن اسلامی کی تکمیل ہوئی تو کچھ ماہ کے بعد مہاراجہ پونچھ نے جناب کو بذریعہ

Marfat.com

خط شہر اپنے محلات میں بلایا اور تحریر کیا کہ "جناب حضور قبلہ اپنے درشن کا شرف بخشیں۔ تو میں جناب کے نام موضع گو نحقل اور پمبر وٹ بطور جاگیر کر دوں گا۔ لیکن حضور نے کوئی پرواہ نہ کی۔ پھر مہاراجہ یہاں سُرنکوٹ آیا اور حضور کے گھر پیر حسام الدین شاہ صاحب کو بھیجا کہ میں آج صرف جناب کے دیدار کے لئے آیا ہوں۔ شرف دیدار سے نوازیں میں حضور کا منتظر ہوں"۔ کچھ محبّوں و مریدوں نے اور جناب قبلہ حضور کے فرزند مولوی سیّد ہدایت اللہ شاہ صاحب نے بھی عرض کی کہ مہاراجہ حضور کی تعظیم بھی کرتا ہے اور جاگیر دینے کا وعدہ بھی کر چکا ہے۔ نزدیک آیا ہوا ہے تھوڑی سی تکلیف فرماویں۔

حضور قبلہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ مہاراجہ شکار کھیلتا ہے؟۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں شکار کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا "وہ خنزیر بھی کھاتا ہوگا۔ مجھے خداوند قدوس اُس کا منہ بھی نہ دکھائے"۔ آپ نے صاف انکار کر دیا۔ پیر حسام الدین شاہ صاحب کو فرمایا "جاؤ مہاراجہ کو کہہ دو کہ میں اس وقت خلوت نشینی میں ہوں۔ اور عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوں لہٰذا نہیں آ سکتا"۔ اس طرح مہاراجہ کو ٹال دیا گیا ؎

نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

الغرض اسلام کی تجدید فرمائی۔ اسلام کا دَور دَورہ شروع ہُوا بے نمازوں کو شرعی سزا دی جاتی تھی۔ روزہ کھانے والوں کی سرکوبی کی جاتی تھی۔ اور ڈاڑھی کتروانے یا منڈوانے والوں پر سخت پابندی لگائی اور اعلان فرمایا کہ ریش کا رکھنا با ساتھ آیاتِ قرآنی اور ستّر احادیث کے استدلال سے واجب ہے۔ اور یہ قولی فعلی سنتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تارکِ سنت کی کوئی عبادت منظور نہیں ہوتی۔

عوام میں زکوٰۃ دینے کی ترغیب دی اور مصارفِ زکوٰۃ سکھائے اور فرمایا" اکلِ حلال صدق مقال سے ہی عروجِ اسلام حاصل ہوتا ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ حج و زکوٰۃ کا پابند نہیں

Marfat.com

ہے اُس کا کلمہ پڑھنا ادھورا ہے۔ وہ مسلّم مسلمان نہیں ہوسکتا۔ تمام منشّی اشیاء کی سخت ممانعت کر دی گئی۔ تمباکو، نسوار، چرس، افیم والوں پر سخت سزا ٹھہرائی گئی۔

الغرض جناب قبلہ صاحب موصوف کی صحبت پُر تاثیر سے مسلمانوں میں جذبۂ ایثار و محبت پیدا ہوا اور جناب قبلہ صاحب موصوف کا اخلاقِ حمیدہ و اوصافِ پسندیدہ دیکھ کر اہلِ اسلام گرویدہ ہوئے۔ حتیٰ کہ تہذیب و تمدن، اخلاق و مروّت اور اخوت کا بلند شعار پیدا ہوا۔

لوگ جب حضور قبلہ صاحب موصوف کے پاس آتے تو گروہ در گروہ ذکرِ جہر کرتے ہوئے آتے اور ذوق و شوق سے ذکرِ الٰہی کی صدا گونجنے لگی اور روحانیت کا دَور دَورہ شروع ہوا۔ ہر وقت روحانیت کی مجلس سرگرم رہتی۔ اسی دوران زبدۃ العارفین، سراج السالکین، عارف باللہ حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کی تصانیف

مُرشدِ کامل کی وفات کے بعد قبلہ صاحب موصوف بے حد قلق و اضطراب میں رہنے لگے۔ مرشدِ کامل کے فراق و غم میں جناب قبلہ صاحب موصوف نے چہار کتابیں تصنیف فرمائیں:-

(۱) تفسیر سورۃ فاتحہ (۲) تاج الملوک (۳) سراج القصص (۴) تحفہ پنجتن ذوالمنن جس کے ساتھ رسالہ "ربط القلب با شیخ" بھی شامل تھا۔

تفسیر فاتحہ ایک اعلیٰ پایہ کی تحریر تھی۔ یہ کتابیں ۱۹۴۷ء کے شورش میں جل گئیں ان میں سے صرف "سراج القصص" بچ سکی۔ "تفسیر فاتحہ" اُردو زبان میں تھی۔ "تحفہ پنجتن ذوالمنن" فارسی اور عربی میں تھی۔ "سراج القصص" اور "تاج الملوک" پنجابی زبان میں تحریر تھیں۔

ولیٔ کامل سائیں فتوح الدین علیہ الرحمۃ کا فراق غم و اندوہ نہایت ہی بڑھ گیا تو

Marfat.com

جناب قبلہ صاحب موصوف نے تبلیغی دَورہ کم کر دیا تھا۔ زیادہ خلوت نشینی میں رہتے ہر وقت نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلِ پاک لگی رہتی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے اور آپ کی زبان مبارک پر ہر وقت یہ اشعار جاری رہتے جو جناب صاحب موصوف کے خود اپنے ہیں ؎

یارسول اللہ فدا ہوں مَیں تمہارے نام پر
اور فدا گھر بار میرا ہو تمہارے گام پر
مرحبا کیا شان ہے احمد مجتبیٰ
اُدنُ مِنّی حق پکارے عرش والے بام پر

حجرہ شریف

حضور صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے ایک حجرہ متصل مسجد شریف کے بنایا ہُوا تھا۔ جہاں تنہا ہی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ حضور کی توجہ ہمیشہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب الاقطاب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی جانب رہتی تھی۔ اسی تعشق ذوق و شوق میں مبتلا رہتے تو بفضلِ تعالیٰ سرکار محبوب سبحانی سرکارِ بغداد علیہ الرحمۃ جلوہ افروز ہوتے۔ حضرت غوث الثقلین کی لامثال صورت پاک دیکھ کر مثلِ پروانہ فریفتہ ہوتے۔ عشق و محبّت کی آگ بڑھ گئی۔ دائم الوضو با غسل رہتے اور تعظیم کے لیئے اُسی حجرہ میں ایک سال تک چِلّہ کشی کی جہاں ایک چوکی پر قالین ڈال کر اُس کو اپنے آگے رکھ کر وظائف پڑھتے۔ ابتدا میں قصیدہ غوثیہ خمریہ اور حرزِ یمانی پڑھتے اور جناب قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے حجرہ کے آگے ہر رات کو شیر آکر بیٹھ جاتا۔ جب صبح ہوتی تو اُٹھ کر چلا جاتا۔ دن کو شارک اور چڑیاں جناب کی گودِ مبارک میں آکر بیٹھ جاتیں۔ حضور قبلہ جب ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے تو چڑیاں رقص میں مشغول ہوتیں۔

Marfat.com

اور یہ بھی بار بار دیکھا گیا کہ دو کبوتر جناب قبلہ علیہ الرحمۃ کے داہنے زانو کے نزدیک آ کر بیٹھ جاتے۔

پیر باغ حسین شاہ صاحب نے بیان کیا کہ دو دفعہ مَیں نے یہ منظر دیکھا حضور قبلہ علیہ الرحمۃ جب وظائف سے فارغ ہوتے تو کبوتر بھی اُڑ جاتے۔ اور مکان کے ساتھ ایک کوٹھی بنائی ہوئی تھی اس میں ایک چوکی اور رکھی ہوئی تھی جس پر سرکارِ بغداد غوث الثقلین محبوبِ سُبحانی ہمیشہ جلوہ گر ہوتے تھے۔ اس کوٹھی میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی، سامنے دیوار پر ایک تختی لٹکائی ہوئی تھی جس پر یہ شعر لکھا ہُوا تھا

سگِ دربارِ جیلاں شو چوں خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ دربارِ جیلانی

ہم عصر اکابر اولیاء کرام کے ارشادات

جناب کے متعلق

حضور قبلہ صاحبِ موصوف علیہ الرحمۃ کو حضرت محبوبِ سُبحانی غوثِ صمدانی آیت من آیاتِ اللہ شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ سے ایک عشقِ کمال اور ایسا رابطہ حاصل ہو گیا تھا کہ جناب ہمیشہ دائم الحضوری حضرت غوث الثقلین سے حاصل ہوئی جس کی تصدیق ہم عصر اکابر اولیاء نے بڑے جلیلہ الفاظ میں کی۔

چنانچہ بزبانی مُلّا نور محمد سکنہ بانڈا شیخاں جو کہ مرید بھیراں شریف حضرت صاحب جنہوں نے تیئس (۳۰) سپارے درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہے آپ نے فرمایا " ریاست پونچھ تحصیل مہنڈر میں جناب مولوی سیّد جیب اللہ شاہ صاحب

Marfat.com

ہیں۔ وہ اس وقت نائب غوث الثقلین ہیں۔ ان کو دائم الحضوری جناب غوث الثقلین حاصل ہے۔ ایسا مقام کسی بھی ولی کو حاصل نہیں ہوُا۔

سیّد محراب شاہ جو حضرت عارف باللہ عالم فاضل مولانا مولوی سیّدی سیّد مہر علی شاہ صاحب مدظلہ العالیہ کے مرید تھے۔ جب آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے فرمایا" پونچھ تحصیل مہنڈر سُرن کوٹ میں جناب مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں نائب غوث الاعظم ہیں سب معرفت کی کنجیاں اُن کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے منظورِ نظر ہیں۔ اُن کا ہر اشارہ غوث الثقلین کا اشارہ ہے۔

میاں کالا ملک موضع پڑی درہال راجوری تحصیل والا جب حضرت نایینی سرکار سیّد گیلانی صاحب علیہ الرحمۃ موضع بٹالہ تحصیل بھمبر کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک صاحب کمال پُرجلال مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں عنقریب نائب بغداد حضرت ظلِ سبحانی غوث الثقلین کے ہوں گے۔ اُن کے پاس جاؤ۔ اُن کی ملاقات تم کو مبارک ہو۔ ازاں بعد میاں کالا ملک جناب قاضی صاحب اعوان شریف گجرات والوں کی خدمت میں حاضر ہُوا تو انہوں نے بھی فرمایا" میاں کالا تم بہت فقیروں کے پاس پھرے ہو۔ اب مَیں تجھے کامل مرد بتاتا ہوں جو کہ حضرت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں۔ وہ مادر زاد ولی ہیں۔ بالاکوٹ پکھلی ضلع ہزارہ سے پونچھ تحصیل مہنڈر تشریف لاتے ہیں۔ وہ نائب غوث الاعظم پیران پیر حضرت میراں محبوب سبحانی ہیں۔ جو فیض وہاں ہے وہ کہیں بھی نہیں تم فوراً جاؤ۔ تمہاری ملاقات موضع درہال میں ہو جائے گی۔ سُرخ سیاہ آنکھ والے بسلسلہ تبلیغ دین درہال میں تشریف لائیں گے۔ اُن کے ہاتھ پر تمہاری بیعت ہے۔ ہماری طرف سے بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پیش کرنا۔

Marfat.com

اور جلال پور کیکنیاں والے پیر حیدر شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا۔

مرزا کاکا خان جو کہ فوج میں نوکر تھا، اُس نے بیان کیا کہ میرے ساتھ ایک پٹھان جو اچھے علم والا تھا پشاور کا رہنے والا تھا نے پوچھا کہ تم مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو جانتے ہو۔ پونچھ میں رہتے ہیں تم نے دیکھے ہیں؟ مرزا کاکا خاں نے کہا کہ "خوب واقفیت ہے"۔ تو پٹھان نے کہا کہ "میں تم سے جناب کے متعلق اس لئے پوچھتا ہوں کہ میں حضرت قبلہ پیر نظام الدین صاحب کیاں شریف تحصیل اٹھمقام ضلع مظفر آباد کی مجلس میں تھا۔ آپ نے حضرت مولوی صاحب کا نام لے کر فرمایا کہ جناب قبلہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب عنقریب سرکار بغداد شریف حضرت غوث الاعظم کے نائب ہوں گے۔ اس سے قبل ایسی منظوری کسی کو نہیں ملی"۔ پھر جوش میں آکر کھڑے ہو گئے اور بہت تعریف فرمائی۔

آپ کی زمین میں گھر کے سامنے ناپاک جانور نہیں آتا تھا

جناب قبلہ سراج السالکین صاحب موصوف نائب بغداد مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب مدظلہ العالیہ اپنی مخصوص کوٹھی اور مسجد شریف میں ہی تشریف فرما رہتے تھے۔ مخصوص کوٹھی میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ لوگوں کو مسجد شریف میں بیعت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موضع درہال سے ملک مصاحب علی جو کہ جناب قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی ملاقات کے لیئے آیا اور دوران سے ملک حبیب علی کو کہ اس کا ہمشیرہ زادہ تھا ساتھ لایا۔ کہا کہ چل تجھے دربارِ عالی میں لے جاؤں۔ حبیب علی کا ایک کتا تھا جو کہ حبیب علی نے شکار کے لیئے رکھا تھا اور جہاں

بھی جاتا ساتھ ہو جاتا تھا۔ جب یہ دونوں گھر درابہ سے چلے تو کتا بھی ساتھ ہو لیا۔ ملک مصاحب علی نے کہا کہ حضور کتے کو سامنے نہیں ہونے دیتے بجائے رضامندی کے حضور ناراض ہوں گے۔ اس لیئے ایک گھر سے رسی منگوائی اور کتے کو باندھ کر چلے آئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کتا رسی کاٹ کر پیچھے سے آ گیا تو یہ مجبور ہو گئے۔ اس لیئے چلے آئے۔ جب پانی کے قریب پہنچے اور جناب کا گھر سامنے نظر آیا تو کتا وہاں ہی بیٹھ گیا۔ جب یہ دونوں گھر کے قریب پہنچے تو حضور قبلہ علیہ الرحمۃ اندر سے تشریف لائے اور فرمایا "کتا ساتھ نہیں لانا تھا"

دونوں خوف سے پسینہ پسینہ ہو گئے۔ حضور قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔ مسجد کے اندر چلو۔ کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر ادا فرمائی تو ملک مصاحب علی نے عرض کی۔ جناب یہ حبیب علی میرا ہمشیرہ زادہ ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ جناب بیعت فرما دیں۔ پھر حضور قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے مسجد میں ہی بیعت فرمایا۔ اور ہمیں رخصت کیا۔ اور جب ہم واپس پانی پر پہنچے تو کتا اپنی جگہ سے اٹھا اور ہمارے ساتھ چل دیا۔

چونکہ حضور قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ دائم الحضوری حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سر عارفاں جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس لیئے ناپاک اشیاء کو سامنے نہیں آنے دیتے تھے۔ اور مسجد و حجرہ کے ارد گرد کو ہمیشہ پاک و صاف رکھتے تھے۔

غیر شرعی ملنگوں فقیروں کی بیخ کنی

حضور قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے وعظ حسنہ، نصائح کاملہ اور روحانی کشش سے ریاست پونچھ و راجوری میں دین اسلام کی تجدید ہوئی

Marfat.com

لوگ علم شریعت و تصوف و روحانیت سے مستفیض ہوتے۔

قبل اس کے لوگ شریعتِ اسلامیہ اور روحانیت سے ناواقف و بے خبر تھے۔ غیر شرعی ملنگوں کی تابعداری کرتے تھے چرسی بھنگی لوگوں کو فقیر سمجھتے تھے۔ چنانچہ موضع پھانبڑہ ناڑ میں ایک اسی قسم کا فقیر سائیں میلا کے نام سے ضلع پونچھ میں مشہور تھا۔ اس کی شہرت بہت تھی۔ لنگر پر تقریباً انشی نوے ۹۰ بکرے ذبح ہوتے تھے۔ چرسی تمباکو پینا اُس کی عادت تھی۔ حضرت قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی ملاقات کے لیے موضع پڑاٹ تحصیل مہنڈر میں سائیں میلا پہنچا۔ السلام علیکم کہا اور بیٹھ گیا۔ اُس دن جناب قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے ساتھ مولوی ابراہیم پونچھ والے، چند سید حضور کے گاؤں کے رہنے والے اور منشی ابراہیم درانی پٹھان اور سائیں باسو وغیرہ تھے۔ سائیں میلا نے کہا جناب مولٰنا صاحب میں نے تین بار آپ کی ملاقات کے لیے غسل کیا لیکن پیر علی شاہ نے ملاقات نہ ہونے دی تو حضور قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے فرمایا پیر علی شاہ اس وقت کہاں ہے؟ تو سائیں میلا نے جھوم کر کہا۔ مولٰنا صاحب جب ہم لوحِ محفوظ دیکھ لیتے ہیں تو پیر علی شاہ کہاں دُور ہے۔ وہ اس وقت اپنے گھر چولہے کے آگے بیٹھا ہُوا ہے جبکہ پیر علی شاہ اُس وقت وہاں ہی مجلس سرکار قبلہ علیہ الرحمۃ میں بیٹھا ہُوا تھا۔ جناب صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے تبسم فرما کر فرمایا سائیں بہت بڑی پہنچ والا ہے، بڑے دُور کی خبر لاتا ہے۔

سائیں میلا کی بدبختی اُس نے جھوم کر پھر کہا۔ سرکار بغداد علیہ الرحمۃ کامل ہیں مگر ہمارے پیر کامل ہیں اور ایک لفظ غیر شرعی بھی زبان سے نکال دیا۔ جناب قبلہ علیہ الرحمۃ کو بہت غصہ آیا۔ غضب سے اس قدر جلال آیا کہ حضور قبلہ علیہ الرحمۃ کی آنکھیں مبارک سُرخ ہو گئیں۔ کوڑا اٹھانے کو دائیں بائیں طرف دیکھا تو مکان سارا

Marfat.com

جُنبش میں آگیا اور ہلنے لگا۔ تمام مجلس میں خوف طاری ہو گیا۔ سب کا خیال تھا کہ مکان گر نہ جائے۔ منشی ابراہیم پٹھان بڑا عاقل تھا۔ اُس نے عرض کی حضور معاف فرمایا جاوے۔ صرف شرعی تعزیر ہی ڈالی جائے۔ تب آپ کی ناراضگی کم ہوئی اور سائیں میلا پر پانچ صد افراد کا کھانا تعزیر ڈالی گئی۔

سائیں میلا نے تائب ہو کر تعزیر شرعی ادا کی اور جو گستاخی کے الفاظ جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی کی شانِ اقدس میں کہے تھے اُن پر پشیمان ہُوا۔ بعد ازاں سائیں میلا کا نہ وہ میلا رہا اور نہ ہی وہ تکیہ رہا کچھ عرصہ بعد ابتر حالت میں دیوانہ ہو کر مرگیا۔ اور اس کا تمام کھیل ختم ہُوا۔

یہ ماجرا سُن کر تمام ریاست میں جس قدر فریبی لوگ تھے ڈر گئے۔ الحاصل حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ خاص سے غلبہ اسلام کا دَور دَورہ ہُوا۔ ہر طرف ذکرِ الٰہی کی صدا آنے لگی۔ لوگوں کے دلوں میں چین و سرور پیدا ہُوا۔ دُور دراز سے لوگ آتے اور فیض روحانیت حاصل کرتے۔

آپ تنہائی کے عالم میں کثرت فی الوحدت کے دریائے معرفت میں غوطہ زن رہتے۔ اور اپنی حقیقت اور رازونیازِ الٰہی کو پوشیدہ رکھتے۔ ازاں بعد آپ نے سلسلۂ تبلیغ الاسلام شرعی اپنے فرزند اکبر سیّد مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب کو سونپ دیا جو کہ سیرت و صورت میں کمال حُسن بے مثال خوش آواز نہایت ہی دانا زیرک تھے۔ خود جناب قبلہ صاحب موصوف دنیا سے لاپرواہ، مستغرق فی الوحدت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے اور دائم الحضوری آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اطمینانِ کُلّی حاصل ہُوا۔

حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو جب دائم الحضوری آنحضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوئی تو جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس وقت داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت آنکھوں کے سامنے لے جاتے

Marfat.com

اور اشارہ فرماتے رہتے۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتیں۔ پلکیں نہایت تیزی سے جھپکاتے بظاہر اُس وقت ہوش نہیں رہتی تھی۔ بعض اوقات پَل پَل لمحہ لمحہ آپ کی حالت سے دگرگوں ہو جاتی تھی۔ دیکھنے والوں پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔

یہ اشارہ عجیب کیفیت کا مظہر تھا۔ یہی کیفیت راستہ چلتے بھی ہو جاتی تھی اور کبھی کبھی نماز میں بھی یہی کیفیت طاری ہو جاتی۔ لیکن اس کیفیت کے راز سے کسی کو بھی آگاہ نہیں فرمایا۔ راز چھپائے رکھا۔

سردار گوہر الرحمٰن خان سکنہ نوٹریاں پہاڑ جو باشعور عقل مند اور حضور قبلہ صاحب موصوف کا مرید صادق تھا خود راقم کے ساتھ کافی عرصہ مجلس ذکرِ الٰہی میں شامل رہا ہے۔ سردار گوہر الرحمٰن خان کے گھر موضع نوٹریاں پہاڑ میں حضرت قبلہ خواجہ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاروی بعد وفات حضرت قبلہ صاحب موصوف تشریف لائے۔ سردار گوہر خان نے بیان کیا کہ "میں نے جناب قبلہ جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی کہ جناب قبلہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیا حقیقت تھی انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور مدہوش ہو جاتے جب حالت بدلتی آپ ہوش میں آتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ میرے پاس کوئی دوسرا بھی ہے۔

بعض دفعہ احباب و مریدین نے قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت بھی کیا لیکن جناب نے ہمیشہ ہی ٹال دیا کہ "میں تو نہیں لیکن خداوند کریم کے نیک بندے جو ہوتے ہیں وہ حجاب کو دُور کر کے بیت اللہ شریف کو دیکھ لیتے ہیں۔" تو جناب اب اس راز سے آگاہ فرما دیں۔

حضرت قبلہ جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی توجہ سے فرمایا کہ "خداوند قدوس اللہ جلّ شانہٗ سے جناب مولوی صاحب کو ایک ایسا رابطہ قائم ہو گیا تھا کہ ہر لحظہ لحظہ میں دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا تھا۔ واصل حق ہو جاتے تھے۔ اصل حقیقت یہ تھی۔ اس وجہ سے

Marfat.com

کسی کو اس راز سے آگاہ نہیں کیا۔ کسی کو خبر نہیں اولیاء کرام میں سے بعض ایسے مقرب ہوتے ہیں دنیا و مافیہا سے گم ہو جاتے ہیں۔ کثرت فی الوحدت الہٰی ہیں دائم الحضوری اور خصوصی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔" یہ بیان فرما کر قبلہ جناب جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ رونے لگے۔ اور جناب صاحب موصوف کے بہت ہی اوصاف و خوبیاں بیان فرمائیں۔ ہم حیران رہ گئے اور فرمایا "مولوی صاحب کو حقیقت حال میں کسی نے نہیں دیکھا۔ اگر کسی نے دیکھا تو صرف ظاہری حال میں دیکھا۔ حدیث : اَوْلِیَائِی تَحْتَ قَبَائِی لَا یَعْرِفُوْنَ ھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: اولیاء لوگ نور حجاب الہٰی میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ غیر لوگ انہیں نہیں پہچان سکتے۔

آپ کے خوارق و عادات شریفہ

حضور قبلہ صاحب موصوف کا اخلاق عمیق پر نقش قدم اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپ کسی پر ناراض نہیں ہوتے تھے خواہ کوئی کتنی بھی زیادتی کرتا۔ اگر کوئی زیادتی بھی کرتا تو آپ زبان مبارک سے کچھ نہ فرماتے بلکہ خاموش رہتے۔ پھر وہ شخص خود ہی اپنی زیادتی پر شرمندہ ہو کر آپ کے قدموں میں گر جاتا۔ آپ کی کلام پُر تاثیر ہوتی تھی۔ سخت دل بھی آپ کی مجلس میں نرم دل اور پُر سکون ہو جاتا۔ راہ چلتے آپ دائیں بائیں ہرگز نہ دیکھتے ہمیشہ ہوش دردم نظر برقدم رہتے۔ آپ مرغن غذا کو پسند نہ فرماتے۔ کھانا ہمیشہ کم کھاتے۔ اور اکثر اوقات کھانا نہ کھاتے۔ جناب قبلہ مائی صاحبہ (راقم الحروف کی والدہ صاحبہ) جب کبھی سبب نہ کھانے کا دریافت فرمائیں تو فرماتے "میں باطنی غذا کھا چکا ہوں۔ اس لیے کسی چیز کی طلب نہیں۔"

فناہ و بقا

آپ ہمیشہ شب بیدار، تنہائی پسند خلوت نشینی میں رہتے اور نصف شب کو ذکر

Marfat.com

الٰہی روحی میں مشغول و مستغرق فی الوحدت میں ہوتے تو حضور قبلہ صاحب موصوف رحمتہ اللہ علیہ کا وجود مقدس فناہ ہوکر جائے نماز پر ایک سیر پانی کے مقدار پارہ کی طرح چمک دار رہ جاتا اور کبھی کبھی آپ کے اعضاء جُدا جُدا ہو جاتے یعنی سر مبارک گردن سے جُدا۔ بازو دوش مبارک سے جُدا۔ پنڈلی مبارک زانوؤں سے جُدا۔ غرض اعضاء جُدا ہو جاتے۔ حضور کا فناء و بقا ہونا اکثر اوقات میں دیکھا گیا۔ یعنی موت سے قبل ہی مرجانا اسی انداز کو کہا جاتا ہے۔

مرزا قطب الدین موضع پرھوٹ بدھاکنا تحصیل راجوری کا رہنے والا تھا حضور کے پاس عرصہ دراز تک خدمت گزار رہا ہے۔ مرزا قطب الدین کو جناب قبلہ علیہ الرحمۃ کے مخصوص حجرہ کے دروازہ پر ضرورت کے پیش نظر جانے کی اجازت تھی۔ جناب قبلہ صاحب موصوف رحمتہ اللہ علیہ اپنے مخصوص حجرہ میں تھے۔ مرزا قطب الدین نے کسی کام کی دریافت کے لئے حجرہ کا دروازہ کھولا۔ دیا روشن تھا۔ اور حضور قبلہ صاحب موصوف رحمتہ اللہ علیہ کے جسم مبارک کے تمام اعضاء جُدا جُدا پڑے ہیں۔ اُس نے زور زور سے واویلا اور شور کرنا شروع کر دیا کہ حضرت قبلہ صاحب کو کسی نے مار دیا ہے۔

شور سُن کر حضور فوراً حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے اور کہا مرزا شور کیوں کرتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ مرزا نے جب حضور قبلہ کو دیکھا تو حیران رہ گیا کہ یہ کیا ماجرا ہے

یہی واقعہ راجوری موضع لاہ کے پیر بخش لوہار کے گھر پیش آیا۔ جناب قبلہ پیر بخش لوہار موضع لاہ کے گھر تشریف فرما تھے۔ جناب نے پیر بخش صاحب کو کہا کہ رات کو اس کوٹھی کی طرف جس میں جناب قیام فرما تھے کوئی نہ آنے پائے۔

نصف رات کو پیر بخش آہستہ آہستہ خاموشی سے جناب قبلہ حضور رحمتہ اللہ علیہ جس کوٹھی میں تشریف فرما تھے، گیا جھک کر دیکھا۔ اندر دیا جل رہا تھا اور جناب کے تمام اعضائے جسمانی الگ الگ پڑے تھے۔ اُس نے بھی شور و واویلا شروع کر دیا کہ حضرت صاحب

کو کسی نے مار ڈالا ہے۔

جناب نے پیر بخش کو آواز دی اور کہا "شور نہ کر۔ یہ راز کسی کو نہ بتانا میں تمہارے لیئے دُعا کروں گا" تو وہ حیران ہُوا۔

جناب قبلہ موصوف رحمتہ اللہ علیہ پیر کامل رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت پر جا رہے تھے جناب کے ساتھ دیگر مریدوں کے علاوہ سیّد برکت شاہ سکنہ پوٹھہ سر نکوٹ بھی تھا۔ راستہ میں ایک بوڑھی بیوہ عورت جو کہ نیک دینی عورت تھی۔ اُس نے عرض کی خدا کے لیئے آج میرے گھر قیام فرماویں۔ میں نے گیارھویں شریف دینی ہے۔ وہ ادا کر کے تشریف لے جاویں۔ آپ نے سائلہ کے گھر قیام فرمانا منظور کر لیا۔ لوگ بہت تھے جگہ تنگ تھی۔ اس لئے رات کو جناب نے ہمراہیوں کو اُسی جگہ سونے کی اجازت دے دی جہاں جناب قبلہ قیام فرما تھے۔

رات کو تمام لوگ سو گئے اور سیّد برکت شاہ بھی وہاں ہی چٹائی پر لیٹ گیا نصف شب کو جناب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ وضو کے لئے اُٹھے۔ برکت شاہ کو بُلایا۔ دیگر سب لوگ سوئے ہوتے تھے۔ برکت شاہ ہی جاگ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ برکت شاہ تو جاگتا ہے۔

برکت شاہ نے بیان کیا کہ مَیں اُس وقت بیدار تھا اور جوان تھا لیکن سُستی کی وجہ سے خاموش رہا۔ حضور قبلہ نے باہر جا کر وضو کیا پھر آ کر نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ دیگر لوگ تو سوئے ہوئے تھے اور مَیں ہی بیدار تھا اس لیئے قبلہ حضور کو میرے جاگنے کا علم تھا۔ اسی لیئے مجھے آواز دی ہے۔ مَیں پھر اُٹھا اور باہر جا کر وضو کر کے واپس آیا تو مکان کے باہر ایک شخص مدح حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی غوث الاعظم کی پڑھ رہا ہے۔ مَیں نے دروازہ میں قدم رکھا مَیں حیران رہ گیا میری نظر جونہی جائے نماز پر پڑی تو جناب قبلہ صاحب موصوف غائب تھے اور اس مصلے پر ایک سیر کے مقدار کے مطابق چمکدار پارہ دکھائی دے رہا تھا۔ میرے قدم جم گئے۔ زبان بند ہو گئی

Marfat.com

جسم کی تمام حرکت بھی بند ہو گئی۔ میری نظر وہاں جم گئی جہاں حضور تھے۔ حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟۔

جب مدح غوث الاعظم پڑھنے والا خاموش ہو گیا تو باہر سے ایک اور شخص آیا۔ اس کے پاؤں کے چلنے کی آواز آئی۔ تو حضور قبلہ صاحب موصوف بھی غیب سے نمودار ہوئے۔ پھر مجھے بھی ہوش آ گئی۔ میں جا کر پھر لیٹ گیا۔

صبح کو حضور قبلہ صاحب موصوف نے مجھے بلایا کہ وضو کے لیئے پانی لاؤ۔ میں حضور قبلہ کے ساتھ لوٹا اٹھا کر دُور تک گیا۔ تو آپ نے فرمایا "تُو رات کو بیدار تھا؟" میں نے عرض کی "ہاں جی" پھر فرمایا کہ "تم نے کیا دیکھا؟" تو میں نے تمام ماجرا سُنایا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تجھے خواب آئی ہو گی۔ میں نے عرض کی حضور میں اس وقت وضو کر کے آیا تھا۔ یہ کیفیت میں نے ہوش میں دیکھی ہے تو جناب نے تاکید فرمائی یہ راز میری زندگی میں کسی کو نہ بتانا میں تیرے لیئے دعا کروں گا۔ آئندہ خداوند تعالیٰ تجھے رزق میں کمی نہیں دے گا۔ میں نے وعدہ کے مطابق جناب کی زندگی میں اس واقعہ کا کسی سے ذکر نہیں کیا۔ اور جناب کی دُعا سے میری زندگی بن گئی۔

محترمہ مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا جو صاحب علم و حلم، سادہ طبیعت، متقی و پرہیزگار، جود و سخا کا مجسمہ اور رازدان تھیں فرمایا کرتی تھیں کہ جناب صاحب موصوف نصف شب کو نماز تہجد اپنے حجرہ میں ادا فرماتے۔ بعد نماز مراقبہ میں استغراق فی الوحدت حاصل ہوتا۔ تو کبھی غائب ہو جاتے اور کبھی جائے نماز پر صرف مانند پارہ چمکدار رہ جاتا۔ یہ عالم حضور کا عالم تنہائی میں ہوتا۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو منزلہ مسجد تھی۔ اور ساتھ ہی حجرہ تھا۔ جس میں حضور نے کافی چلّے کیئے۔ حضور جب مراقبہ میں ہوتے تو پرندے کبوتر شارک اور چڑیاں آپ کے پاس آجاتی تھیں اور رات کو شیر ہمیشہ آتا تھا جب

Marfat.com

آپ لیٹ جاتے تو قدموں کے پاس فقیر بیٹھ جاتا۔

ایک دفعہ پونچھ شہر سے پیر حسام الدین صاحب جناب کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ بارہ افراد اُن کے ساتھ تھے۔ مہمان خانہ میں اُن کو ٹھہرایا گیا۔ رات کو جب شیر آیا اور اُس نے آواز ایسی نکالی کہ پیر حسام الدین صاحب ڈر گئے۔ حضور آواز سُن کر باہر تشریف لائے اور شیر کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا آج چلا جا تو وہ شیر خاموشی سے چلا گیا۔

جناب کا طعام

حضور ہمیشہ سادہ غذا استعمال فرماتے اور نہایت ہی کم کھانا تناول فرماتے، مرغن غذا کو ناپسند فرماتے۔ میٹھا قہوہ سبز چائے کا آپ کو بہت پسند تھا، خود بھی استعمال فرماتے اور مہمانوں کی بھی اِسی سے تواضع کرتے۔

سبز قہوہ

جناب کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص میرے بعد میری روح کے ثواب کی خاطر قہوہ دے گا اُس کی ہر حاجت خداوند قدوس پوری فرمائے گا۔ دہی بھی آپ کو قدرے پسند تھا۔

جب کسی شہر سے حضور کا گزر ہوتا تو آپ چہرۂ مبارک پر چادر ڈال کر پردہ فرما لیتے اور جلدی ہی باہر نکل جاتے دائیں بائیں ہرگز نہ دیکھتے۔

پھر ارشریف کشمیر میں کبیر بابا ریشی محلہ کمہاراں میں رہتا تھا جن کی عمر یک صد پانچ برس تھی، نے بیان کیا کہ میں نے تمام ہندوستان کے فقرا کامل دیکھے اور مجلس کی حضرت چھوراں والے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اور جلال پور کیکنیاں پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور بٹالہ کھمبر کے نابینی سرکار اور اعوان شریف گجرات کے حضرت قاضی صاحب، علی پور شریف اور آلو مہار شریف پیر امیر شریعت جماعت علی شاہ صاحب اور حضرت شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے فقیروں کو دیکھا ہے لیکن حضرت قبلہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مانند سیرت و صورت میں کسی کو نہ دیکھا۔ حضور پرانے مشائخ کی طرح تارک دنیا تھے

حُلیہ مبارک

حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا قد میانہ چہرہ پُر جلال اور رُعب دار سر مبارک گول اور متوسط۔ پیشانی مبارک کشادہ درخشاں چہرہ سفید بمائل گندمی۔ آنکھیں سیاہ بمائل سُرخی۔ ناک مبارک طویل و بلند نہایت حسین۔ ریش مبارک گھنی سیاہ گھنگریالی سینہ مبارک کشادہ جسم اطہر سفید۔ کمر نیلا۔ بازو طویل۔ انگلیاں لمبی پتلی ہتھیلی نرم و کشادہ۔

آپ کی رفتار چلتے وقت آہستہ رفتار تھی لیکن ساتھ چلنے والے بمشکل آپ کے ساتھ چل سکتے تھے۔ یعنی رفتار خراماں خراماں تھی۔ آپ کی آواز خوش الحان تھی۔ آواز اس قدر پرتاثیر تھی کہ جب آپ آیت مقدس کی تلاوت فرماتے یا مثنوی شریف کا کوئی شعر پڑھتے تو سامعین پر ایک سکتہ طاری ہو جاتا تھا اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

حالتِ کثرت فی الوحدت

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہ شریف راجوری والے فرماتے تھے کہ جناب مولوی صاحب بچپن سے ہی پاکیزہ خیال تھے۔ طاہر جسم لطیف احوال تھے اور

Marfat.com

عبادت میں اس قدر استقامت کہ ایسا کسی کو نہ دیکھا۔ کثرت فی الوحدت کی وجہ سے آپ کی نظر ظاہری احوال پر نہیں پڑتی تھی۔

تحصیل ادڑہ میں ایک دفعہ ایک شخص نے بمعہ حضرت جی صاحب لاڑوی علیہ الرحمۃ کی مہمانی تیار کی بحضرت حاجی صاحب لاہ شریف والے اور دیگر پچیس افراد بھی ہمراہ تھے۔ اس گھر کی عورت نہایت ہی عقل مند، حسین و جمیل، پاکیزہ خیال تھی اور اچھی پرہیزگار نمازی تھی۔ جب کھانا تیار ہوا تو اس عورت نے اپنے ہاتھ سے کھلانا شروع کیا۔ کئی قسم کا کھانا تھا۔ شوربہ اور ترکاریاں اپنے ہاتھ سے وہ ڈالتی رہی۔

اس گھر سے کھانے کے بعد رخصت ہوئے اور آگے جا کر ایک مقام پر بیٹھے تو حضرت باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کے سلیقہ اور عقل مندی کی تعریف کی۔ دیگر ساتھیوں نے بھی کہا کہ ایسی حسین و جمیل عقلمند عورت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ تو حضرت صاحب موصوف نے فرمایا کہاں تھی وہ عورت؟ کس جگہ آپ نے دیکھی وہ عورت؟ سب نے کہا حضرت آج جو کھانا کھایا ہے وہ خود اپنے ہاتھوں برتا رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا میں نے وہ عورت نہیں دیکھی۔ اگر اُسے دیکھتا تو اُسے منع کرتا وہ کھانا نہ کھلائے اگرچہ وہ پرہیزگار ہی تھی۔ لیکن اُسے کھانا کھلانے کی اجازت نہ دیتا۔

الغرض آپ ایک عالم فاضل کاشفِ اسرارِ نہانی پرہیزگاری و تقویٰ میں یکتا تھے۔ اپنے زمانے میں لاثانی شخصیت تھے۔ آپ کا شمار اولیاء عظام میں تھا۔ آپ صاحب لفظ تھے۔ جو کلام آپ کی زبانِ مبارک سے نکل جاتا فوراً ہی پورا ہو جاتا۔ آپ کی اجابت بارگاہِ ایزدی میں نہایت ہی مقبول تھی۔

Marfat.com

آپ دستگیر تھے

عبدالسبحان درزی موضع شوپیاں کشمیر کا رہنے والا تھا۔ اس علاقہ شوپیاں میں ایک فقیر مستوار طرزہ کا کشتواڑ سے ہمیشہ آتا تھا۔ عبدالسبحان نے اس سے بیعت حاصل کرلی تھی۔ ایک اور شخص جوکہ شوپیاں کا ہی رہنے والا تھا وہ بھی اس فقیر کا مرید تھا۔ وہ فقیر مستوار ان دونوں سے محبت وسلوک رکھتا تھا۔ اور زیادہ تر عبدالسبحان کے گھر وہ فقیر ٹھہرتا تھا۔

دوسرا شخص عبدالسبحان کی بیوی پر فریفتہ ہوگیا۔ وہ عورت بڑی عقل مند اور خوبصورت تھی۔ دوسرے شخص نے عرض کی حضور آپ دعا فرمادیں کہ عبدالسبحان اپنی بیوی کو چھوڑدے اور میرا اس سے نکاح ہوجائے۔ فقیر مستوار اس شخص کی بات پر پہلے تو ہنس پڑے پھر اس مرید کو ڈانٹا اور تنبیہہ کی کہ ایسا خیال مت کر عبدالسبحان بچوں والا ہے تجھے شرم ہونی چاہیئے۔ دوسرے کی بیوی کی خواہش حرام ہے۔ توبہ کر۔ لیکن وہ شخص بار بار یہی عرض کرتا رہا۔

دوسرے کمرے میں عبدالسبحان بھی اس مستوار فقیر کشتواڑ والے کی گفتگو سن رہا تھا۔ لیکن صحیح بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ بات کا الٹ سمجھا غصہ کی حالت میں پیر صاحب کے کمرہ میں پہنچا اور کہا کہ ایسے پیر کی مجھے کوئی ضرورت نہیں جو دوسرے کی بیوی کو چھڑانے کا خیال کرے۔ فقیر نے کہا بھی کہ تو حوصلہ رکھ تیری بیوی کو میں ہرگز نہیں چھڑاؤں گا۔ ایسا کرنا انصاف سے بعید ہے۔ تو اطمینان رکھ۔ اس آدمی نے غلطی کی ہے۔ تو اصل بات کو سمجھا نہیں ہے۔ لیکن عبدالسبحان نے کوئی بات نہ سنی اور نہ ہی پرواہ کی۔ وہ غصہ سے بے قابو تھا اور بار بار کہتا ایسے پیر کی کوئی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

فقیر مستوار صاحب کمال تھے۔ انہوں نے کہا تجھے اب میری ضرورت نہیں ہے۔ عبدالسبحان نے کہا۔ ہاں۔ تو فقیر نے کہا جا تو میرے دربار سے رد ہو گیا۔ فقیر صاحب چل دیتے۔

عبدالسبحان کے دو لڑکے تھے۔ دونوں گم ہو گئے۔ اُن کو تلاش کرنے کے لیے گھر سے نکلا لیکن لڑکے نہ ملے تو گھر واپس آیا تو بیوی بھی غائب تھی۔ عورت کی تلاش میں پھر نکلا جب واپس آیا عورت بھی نہ ملی۔ اس کی ایک دکان تھی وہ بھی کسی نے لوٹ لی۔ صرف کپڑے سینے کی مشین چوری سے بچ گئی تھی۔ وہ دوسرے گھر میں امانت رکھ کر پھر بچوں اور بیوی کی تلاش میں نکل گیا۔ تمام کشمیر میں تلاش کیا لیکن کوئی خبر نہ ملی۔ سب نے کہا تمہیں فقیر مستوار کشتواڑ والے کی بددعا ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کو تلاش کر کے معافی مانگ۔ اب عبدالسبحان نے فقیر کی بھی تلاش شروع کر دی۔ لیکن فقیر بھی کہیں نہ مل سکا۔

عبدالسبحان کشمیر کے تمام فقراء اور ہندوستان کے مشہور بزرگوں کے پاس گیا۔ بٹالہ شریف، جلال پور شریف، اعوان شریف، گولڑہ شریف، کھوڑاں شریف گیا۔ سب نے کہا تو اپنے پیر کا راندہ ہوا ہے تیرے لیے کوئی خیر نہیں۔

عبدالسبحان کشمیر کی طرف اپنے گاؤں کو واپس آرہا تھا۔ راستہ میں رامون نام گاؤں کے پاس سے گزر رہا تھا۔ گاؤں میں ایک عمر رسیدہ عورت رہتی تھی۔ عبدالسبحان اس عورت کے گھر کے قریب حیران و پریشان حال بیٹھا تھا۔ اُس کو پریشان دیکھ کر عورت نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو عبدالسبحان نے اپنی تمام کہانی اس کو سنائی اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہونے لگی۔ بہت رویا اور کہا تمام بزرگوں کے پاس گیا ہوں لیکن سب نے کہا ہے کہ تو اپنے پیر کا راندہ ہوا ہے۔ تیرے لیے کوئی خیر نہیں۔

رامون گاؤں کے قریب نالے میں ایک فقیر مستوار رہتا تھا۔ اس عمر رسیدہ عورت کو وہ فقیر بہت چاہتا تھا جس کی وہ سفارش کرتی فقیر سن لیتا تھا اور فوراً اجابت ہو جاتی تھی۔ اُس عورت نے کہا یہاں ایک فقیر رہتا ہے۔ میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاتی ہوں شاید

Marfat.com

تمہارا کام بن جائے۔ اور تیری مصیبت دور ہو جائے۔

عمر رسیدہ عورت نے گندم کے چند پھلکے (چپاتیاں) تیار کیئے۔ اور ایک صاف رومال میں باندھ کر عبدالسبحان کو ہمراہ لیا اور فقیر کے پاس پہنچی۔ فقیر کے پاس جا کر عبدالسبحان کو اپنے پیچھے ہی چھپا دیا۔ فقیر بوڑھی عورت کو بہت چاہتا تھا۔ اُس کی ہر بات مان لیتا تھا لیکن اس دن بوڑھی عورت کو بہت ڈانٹا اور روٹیاں بھی واپس کر دیں۔ وہ عورت حیران ہو کر رونے لگی۔ تب فقیر مستوارہ منہ پر چادر ڈال کر سو گیا۔ تب عورت نے عبدالسبحان کو بلایا اور کہا فقیر کے پاؤں کی مالش کر۔ عبدالسبحان نے فقیر کے پاؤں کی مالش کرنی شروع کر دی۔ فقیر عصر کے وقت سو کر اُٹھا اور غصہ میں کہنے لگا "کشمیر منز مت رو زنار ذالن" یعنی "کشمیر میں مت جاؤ جل جاؤ گے" عبدالسبحان نے کہا۔ کہاں جاؤں؟ پنجاب جاؤں۔ فرمایا "نہیں"۔ پھر بمبئی، دہلی، لاہور کراچی، پشاور کا نام لیا کہ وہاں جاؤں۔ فقیر نے فرمایا نہیں۔ پھر فقیر نے خود کہا "پرونس منز گس تس جائے نجات اوس"۔ یعنی "پونچھ میں جاؤ وہاں نجات ہے"۔

عبدالسبحان پیر پنجال کے راستہ ہوتا ہوا سُرنکوٹ تحصیل مینڈھر میں آیا۔ یہاں ایک درزی خواجہ احمد جو سُرنکوٹ میں رہتا تھا۔ اس کے پاس آکر ٹھہرا۔ خواجہ احمد جو نے عبدالسبحان سے سب حال دریافت کیا کہ کہاں رہتا ہے۔ کس سبب سے یہاں آنا ہوا تو عبدالسبحان نے اپنی تمام کیفیت بیان کی۔

خواجہ احمد جو نے بھی اپنی بیماری کا تمام حال سنایا کہ "میں بیمار ہو گیا تھا کشمیر سرینگر میں دُرگجن کے مقام پر شفاخانے میں کافی عرصہ رہ کر علاج معالجہ کرایا۔ لیکن کوئی آرام نہ ہوا۔ آخر مجھے اُٹھا کر حضرت قبلۂ عالم مولینا مولوی سید حبیب اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئے۔ میرے پیٹ میں درد تھا۔ پتھری کا پھوڑا بنا ہوا تھا۔ حضور قبلۂ عالم نے تلوار میرے پیٹ پر رکھ کر لیکا۔ اور خود مسجد میں نماز پڑھنے مسجد میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے اسہال ہوا تو درد جاتا رہا۔ بالکل آرام آ گیا۔ اب میں تجھے اُن کے پاس لے جاؤں گا۔ خداوند تعالیٰ تیری

Marfat.com

مشکل حل کر دے۔

خواجہ احمد جو ہمراہ عبد السبحان کے جناب صاحب موصوف کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی اگر حکم ہو تو یہ نعت شریف سنانا چاہتا ہے۔ جناب نے اجازت دی تو ایک نعت شریف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سُنائی۔ عبد السبحان بہت خوش الحان تھا۔ جناب بہت خوش ہوئے پھر سب ساتھیوں نے عرض کی کہ عبد السبحان کی خواہش ہے کہ اسے بیعت کیا جائے۔ اپنی غلامی میں منظور فرمایا جائے۔ عبد السبحان کی خواہش پر حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ بیعت فرمائی۔

آپ کو بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ عبد السبحان پہلے ہی بیعت تھا اور پیر مستوار نے اپنے دربار سے رد کر دیا تھا۔ اس لئے آپ کو بہت ہی رنج ہُوا۔ تین یوم تک حضور صاحب موصوف علیہ الرحمۃ نے کچھ نہیں کھایا۔ دل میں خفگی دناراضگی رہی کہ مسمی مذکور کو بیعت نہیں کرنا تھا۔

اسی رنج میں تین یوم گزر گئے۔ تین یوم کے بعد جناب حضور صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا ایک ریل گاڑی چلی آرہی ہے۔ اس ریل گاڑی میں سرور کونین حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی نے صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کو راستے میں دیکھ کر ریل گاڑی کو ٹھہرایا۔ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں عبد السبحان تھا۔ آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے فرمایا "اگر عبد السبحان تمہارے پاس نہ ہوتا تو تجھے سوار کیا جاتا"۔ پھر ریل گاڑی چلی گئی۔

حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو زیادہ ہی پریشانی ہوئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ٹھکرائیں پھر کب نجات مل سکتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں دیکھا کہ ایک اور ریل گاڑی بڑی تیزی سے آرہی ہے حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر وہ ریل گاڑی رُک گئی۔ دیکھا تو اس ریل گاڑی میں حضرت محبوب سُبحانی

Marfat.com

غوث الثقلین شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی تشریف فرما ہیں۔ صاحب موصوف رحمۃ اللہ
علیہ نے عبدالسبحان کو پکڑ کر کھینچا اور ریل گاڑی پہ سوار ہو گئے۔ ریل گاڑی بڑی تیزی
سے روانہ ہو گئی اور آگے جا کر آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریل گاڑی کے ساتھ
مل گئی اور حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم میں عرض کی اور عبدالسبحان کی منظوری ہو گئی۔ بعد تین یوم حضرت قبلہ موصوف رحمۃ اللہ
علیہ نے کھانا تناول فرمایا۔ جناب قبلہ مائی صاحبہ نے عرض کی۔ کیا وجہ تھی آپ نے کھانا
نہیں کھایا تھا۔ تو حضرت قبلہ نے تمام کیفیت بیان کی۔ اور بہت خوش ہوئے۔
بیعت ہونے کے بعد عبدالسبحان نے دل میں خیال کیا کہ میں کافی بزرگوں دکامل
فقیروں کے پاس گیا ہوں لیکن ہر ایک نے مجھے ٹھکرا دیا تھا کہ "تو پیر کا راندہ ہوا ہے
چلا جا تیرے لیئے کوئی خیر نہیں"۔ لیکن حضرت جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ
نہیں بتایا۔ یقین میں تذبذب پیدا ہوا۔ پھر اُسی رات کو عبدالسبحان نے خواب میں دیکھا کہ دو ہاتھی
آ رہے ہیں۔ اُن پر سنہری زین پڑے ہوئے ہیں اور اُن پر دو سورج چمک رہے ہیں جب
ہاتھی قریب پہنچے تو دیکھا کہ مثل سورج کے دو اشخاص سوار ہیں۔ ایک ہاتھی پر جناب
قبلہ مولوی حبیب اللہ شاہ مدظلہ العالیہ سوار ہیں۔ میرے قریب آکر جناب نے اشارہ
فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ۔ اُن کی طرف سیدھی نظر سے دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ میں پیچھے
پیچھے نظریں نیچی کیئے چلتا رہا۔ آگے ایک کوٹھی آئی۔ اس میں دونوں حضرات ہاتھیوں پر
سوار ہی داخل ہو گئے تو دروازہ بند ہو گیا۔ میں باہر ٹھہرا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے
مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب فرزند اکبر صاحب موصوف علیہ الرحمۃ تشریف لائے
اور فرمایا کہ تمہیں اندر حضرت بابا صاحب نے بُلایا ہے۔ میں اُن کے ساتھ اندر داخل
ہو گیا۔ وہ کوٹھی مشرق سے مغرب تک لمبی ہے۔ اندر ایک تخت سنہری نہایت ہی زیب و
زینت سے مزیّن ہے۔ اُس پر وہی حضرت جو آگے والے ہاتھی پر سوار تھے جلوہ افروز ہیں۔

Marfat.com

اور تخت کے آگے ایک سنہری کرسی پر جناب قبلہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ اور تمام کاغذات دفتر جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہیں تخت پر جلوہ افروز پیر صاحب وہ اشارہ سے بتاتے ہیں اور جناب قبلہ مولوی صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے جاتے ہیں۔

عبدالسبحان کا بیان ہے کہ جب مَیں اندر آیا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو تخت والے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تو اپنے پیر کا رَدّ کیا ہُوا ہے اِس کو باہر نکالو تب جناب قبلہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا "یہ تو مجھ سے بیعت ہو گیا ہے" یہ سُن کر صاحب تخت نشین نے حضرت قبلہ مولوی صاحب سے قلم لے لی اور خاموش ہو گئے۔

اُس وقت حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالسبحان کو اشارہ کیا کہ کوئی نعت شریف سناؤ۔

عبدالسبحان نے بیان کیا کہ مَیں نے اور مولوی ہدایت شاہ صاحب نے اکٹھے مِل کر نعت شریف پڑھی تو حضرت مسند نشین نے خوش ہو کر قلم جناب قبلہ مولوی صاحب کو دے کر فرمایا "اِس کا نام بھی درج کر دو۔ اِس کی منظوری ہو گئی ہے"۔ تو میرا نام بھی حضرت قبلہ مولوی صاحب نے دفتر میں درج کر دیا۔ پھر یہ محفل نورانی برخاست ہو گئی۔

محفل کے بعد عبدالسبحان نے مولوی ہدایت اللہ شاہ صاحب سے پوچھا کہ تخت نشین حضرت کون ہیں؟ تو فرمایا "یہ حضرت مشکل کشا خواجہ نقش بند ہیں (رحمۃ اللہ علیہ) اور دیگر تمام اولیاء کرام جمع تھے۔ پھر عبدالسبحان خواب سے بیدار ہو گیا۔ دل میں خوشی پیدا ہوئی کہ مَیں اس قابل نہیں تھا کہ ایسی ہستیوں کا دیدار ہوتا لیکن حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے میری منظوری ہو گئی ورنہ تباہ ہو گیا تھا۔

Marfat.com

عبدالسبحان بعد میں اپنے گاؤں شوپیاں کشمیر میں گیا تو اُس کی دکان کا لُوٹا ہوا تمام مال اس کو مل گیا۔ بیوی اور دونوں بیٹے بھی اس کو مل گئے۔ عبدالسبحان نے اپنا تمام کچھ فروخت کر کے اپنے وطن کو ترک کیا اور بمعہ اہل و عیال مُظفر کوٹ میں آکر آباد ہو گیا۔ یہ کمال آپ کی دستگیری کا تھا۔

کشف القلوب

حضور قبلہ صاحب موصوف کو بچپن سے پرہیزگاری صفائی قلوب کے سبب کشف حاصل تھا۔ پیر کامل کی تلاش میں جب آپ پونچھ تشریف لائے تو پیر و مرشد سائیں فتوح الدین کی ملاقات سے پہلے حضور صاحب موصوف راجوری موضع لاہ میں تشریف لائے۔ وہاں لاہ شریف کے تمام سیدات سے ملاقات ہوئی۔

آپ لاہ شریف میں قبلہ پیر حضرت حاجی بابا صاحب کے والدین کے گھر تشریف فرما تھے۔ جناب حاجی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ مجھے بڑی پریشانی ہے میرے بیٹے نوران شاہ کو پونے دو سال ہوئے حج پر گئے تھے۔ واپس نہیں آئے۔ آپ اِستخارہ یا حسابِ ابجد کے ذریعہ بتائیں کہ کیا وہ زندہ سلامت ہیں۔

حضرت حاجی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ صاحبہ یہ بات کہہ کر چاول دھونے کا پانی باہر پھینکنے کے لیے چلی گئیں۔ جناب قبلہ اس وقت مراقبہ میں تھے۔ مائی صاحبہ پانی باہر پھینک کر اندر آئیں۔ جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور مائی صاحبہ کو فرمایا کہ حاجی صاحب زندہ ہیں۔ خداوند کی مہربانی سے وہ چالیس روز کے بعد آجائیں گے۔ اُن کی پیشانی پر گھوڑے کی لات کا نشان ہے۔ تھوڑا زخم ہے۔ اِنشاءاللہ جلد ہی واپس آجائیں گے۔ فکر نہ کریں۔

چالیس روز گزرے تو حاجی صاحب قبلہ تشریف لے آئے۔ تو اُن کی پیشانی پر زخم کا نشان تھا۔ قبلہ مائی صاحبہ نے جب پوچھا تو حضرت حاجی بابا صاحب نے فرمایا کہ میں بغداد شریف میں

Marfat.com

قافلے کے ساتھ چل رہا تھا کہ گھوڑے نے لات ماری میں پیچھے ہٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا لیکن تھوڑا سا زخم ہو گیا۔ تو مائی صاحبہ نے فرمایا کہ یہ بات پہلے ہی حضرت قبلہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے بتا دی تھی۔ جناب صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ واپس پونچھ تشریف لے گئے اور سائیں فتوح الدین صاحب سے ملاقات ہوئی اور بیعت حاصل کی

جناب ماموں لطیف شاہ صاحب نے ایک دفعہ بیان کیا کہ جب حضرت قبلہ مولوی صاحب کشمیر ڈھوک پتھریاں میں تشریف لائے تو بے شمار لوگ اچانک آپ کی ملاقات کے لیئے آ گئے میں بیٹھا ہوا تھا اور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ محراب مسجد میں مراقبہ میں تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ حضرت حاجی صاحب یہاں ہمیشہ ڈھوک میں آتے ہیں اور اُن کے یہاں کافی مرید بھی ہیں لیکن اس قدر ہجوم نہیں ہوتا۔ آپ نے مراقبہ سے اُسی وقت فراغت کے بعد فرمایا "لطیف شاہ ایسا خیال نہیں کرنا چاہیئے جس کو خداوند کریم دے" میرے دلی خیال کو آپ نے اُسی وقت ظاہر کر دیا۔

مقدم خیر محمد سکنہ سنگروائیں نے بیان کیا کہ ہم ہمراہ میاں صدیق اور کمال دین تیڑد کے حضرت قبلہ مولوی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیئے پونچھ تیار ہو تے تو خبر ملی کہ حضرت صاحب لار شریف میں تشریف لائے ہیں۔ حضرت جی صاحب لاردی رحمۃ اللہ علیہ کی بیمار پُرسی کے لیئے آئے ہیں۔ ہم بھی لار شریف چلے گئے۔ ہمارے پہنچنے پر معلوم ہُوا کہ جناب قبلہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہیں اور حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر ہی تشریف فرما تھے۔ ہم تمام اُن کی محفل میں بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں چند آدمی ہاڑی مڑھوٹ کے آ پہنچے۔ حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم ہاڑی مڑھوٹ پونچھ سے حاضر ہوئے ہیں۔ تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ آپ لوگوں کو اگر جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شان معلوم ہوتا تو آپ کسی فقیر کے پاس نہ جاتے۔ مجھے ایسے لوگوں پر افسوس آتا ہے جو جناب مولوی صاحب کو چھوڑ کر یہاں

Marfat.com

آتے ہیں۔ اس وقت حضرت حاجی صاحب نے فرمایا "حضور ہمارے لئے کیا حکم ہے؟" تو حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آکر کھڑے ہو گئے اور بڑی طویل تقریر جناب قبلہ مولوی صاحب کی شان میں فرمائی اور فرمایا "میں نے بغور دیکھا سمندر کے اس طرف کسی بھی فقیر کو ایسا اجابت والا نہیں پایا جو منظوری جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرکار بغداد محبوب سبحانی غوث الثقلین میں دائم حضوری حاصل ہے۔ یہ اجابت و منظوری دوسرے کسی کو اس کے قبل بھی حاصل نہیں ہوئی۔

جناب قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قبلہ حاجی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب حضرت قبلہ جی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت حاجی بابا جی صاحب کے بڑے بھائی پیر مخدوم شاہ صاحب اور جناب صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی ہدایت شاہ صاحب، مرحوم و مغفور مقدم خیر محمد سنگروائیں کا رہنے والا اور دیگر بکروال بھی تھے۔ تمام حضرات نالم گاؤں پہنچے۔ گھوڑوں پر سوار تھے۔ جب چرار شریف زیارت شیخ نورالدین ولی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوئے تو حضور قبلہ مولوی صاحب گھوڑے سے اُتر گئے اور فرمایا "اولیاء کے سامنے سوار ہو کر جانا اچھا نہیں ہے۔" تب حضرت حاجی صاحب نے فرمایا۔ حضرت مجھے آج حضرت باباجی لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی شان معلوم ہوئی ہے۔ میری طرف بھی خیال فرماویں۔

حضرت قبلہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت قبلہ جی صاحب نے از راہ شفقت میری تعریف کی ہے۔ میں اس لائق نہیں البتہ میرا خیال آپ کی طرف ہے۔

مقدم خیر محمد ساکن سنگروائیں نے بیان کیا کہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ جناب قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی جو شان حضرت قبلہ باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے یہ شان ہے تو جناب قبلہ مولوی صاحب حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیوں ملے ہیں۔ یہ خیال میرے دل میں تھا ہم زیارت پر پہنچے حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مدت تک مراقبہ میں رہے۔ اور حضرت حاجی بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تمام ساتھی چرار شریف بازار میں چلے گئے۔

جناب قبلہ مولوی صاحب مدظلہ العالیہ مراقبہ سے فارغ ہو کر زیارت سے باہر آئے جناب نے منہ پر پردہ ڈال لیا اور بازار سے نکل گئے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ یہ عادت تھی کہ بازار یا شہر کوئی آتا تو آپ منہ مبارک پر پردہ ڈال کر دائیں بائیں ہرگز نہ دیکھتے اور باہر تشریف لے جاتے۔

چرار شریف گاؤں کے باہر ایک چنار کا درخت ہے وہاں جب جناب پہنچے تو میں نے اپنی چادر بچھائی۔ جناب بیٹھ گئے۔ تو گھوڑوں والے بکروالوں اور دیگر ساتھیوں سے فرمایا تم آگے چلو۔ ایک نشان بتایا۔ وہاں جاکر انتظار کرو۔ جب حضرت حاجی صاحب آجائیں گے تو ہم بھی اکٹھے ہی آویں گے۔ میرے ساتھ صرف خیر محمد ٹھہرے۔

جب تمام ساتھی چلے گئے تو جناب قبلہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "خیر محمد تیری خیر ہو۔ جو خیال تیرے دل میں آیا ہے کہ ہم حضرت قبلہ جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ سے کیوں ملے ہیں۔ مجھے ان سے ملنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے غوثی خیمے سرخ د سبز رنگ کے بڑے بڑے مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور حضرات نقشبندیہ کے گھنے گھنے چھوٹے چھوٹے سفید خیمے میرے خیموں سے آملے ہیں۔ اس وقت حضرت خواجہ نقش بند رحمۃ اللہ علیہ ان خیموں سے نکل کر تشریف فرما ہوتے اور تاج خلافت میرے سر پر رکھ کر فرمایا کہ سلسلہ نقشبندیہ میں سے بھی آپ کا حصہ فیض ہے اور حضرت جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ پیغام رساں کے بمنزلہ تھے تا کہ سند طریقہ نقشبندیہ کی خلافت معلوم ہو۔ اب تم اس بات کو دل میں رکھنا (تمام تفصیل اس اجمال کی آگے آئے گی)۔ آپ تارک دنیا تھے۔ ہر دینی کام کو پسند فرماتے۔ دنیا سے نفرت تھی۔ آخر وقت ایک ایسا آیا اگر کوئی شخص بطور تحفہ نذر نیاز دیتا تو اس کی دلجوئی کے

Marfat.com

لیئے روپیہ اور دیگر اشیاء لے لیتے لیکن اس کے چلے جانے کے بعد اس روپیہ وغیرہ کو پھینک دیتے اور ہاتھ پتھر یا مٹی پاک پر ملتے۔ جس قدر تذکرہ اولیاء و مشائخ کا ملتا ہے ویسا ہی جناب کا طرز عمل تھا۔

آپ کبھی کبھی جہاں آپ کا مزار مبارک پُر انوار ہے وہاں جا کر لیٹ جاتے۔ تو وہاں سے شہد کی مکھیوں کی آواز آتی جو کہ بہت سُریلی ہوتی۔ دیکھنے والے سمجھتے کہ جناب سوئے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ بیدار ہوتے۔ جب کوئی قریب آتا تو آپ فوراً اُٹھ جاتے۔

ملاقات حضرت باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت منبع الحسنات جامع الکمالات حضرت قبلہ سائیں فتوح الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مفارقت سے جناب کو نہایت ہی قلق و اضطراب پیدا ہوا جس وجہ سے جناب صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے چند کتابیں بھی پیر کامل کے صدمہ و حال میں تصنیف فرمائیں جو کہ ۱۹۴۷ء کے شورش میں جل گئیں۔ صرف "سراج القصص" راقم الحروف نے اپنے پاس رکھی جو کہ بچ گئی۔

حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ پیشوائے کامل کی فرقت و صال میں بے چین رہتے۔ شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ اسی غم و فراق میں دریائے رحمت موجزن ہوا۔ جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ شب جمعہ اپنی کوٹھی جو کہ عبادت الٰہی کے لیئے مخصوص تھی میں آرام فرما تھے تو حضور نے خواب میں دیکھا کہ سلسلہ قادریہ کے بڑے بڑے بے شمار خیمے حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے دائیں بائیں آگے پیچھے سبز اور سُرخ رنگ کے نصب ہیں اور عجیب منظر سامنے آرہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد چھوٹے چھوٹے سفید اور بہت گھنے خیمے سلسلہ نقشبندیہ حضرات کے حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے خیموں سے آملے اور ان خیموں سے سفید لباس خوش صورت اولیاء عظام کے جھرمٹ میں حضرت امام اولیاء قطب الاقطاب جامع الکمالات سرِ عارفاں شہنشاہ نقشبندیاں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنا تاجِ خلافت حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھا اور فرمایا "خداوند قدوس ذوالجلال والاکرام کی مہربانی سے ھُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم کے اسماء نور سے آپ کو مزین کیا۔ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ فَھُوَ مَعَکُمْ کے جلوہ سے آراستہ کیا اور اس کی سند ظاہری مرد سالک کشمیر سے ہوگی"۔ اشارہ ارشاد فرما کر چلے گئے۔

چند دن بعد خواب میں پیر کامل سائیں فتوح الدین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "علاقہ لار کشمیر میں ایک مرد سالک ہے۔ ان سے ملاقات کرو"۔ آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ دوسری بار خواب میں پھر یہی فرمایا۔ آپ نے پھر بھی توجہ نہ فرمائی تیسری بار خواب میں ہی حضرت سائیں فتوح الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صاحب موصوف کا ہاتھ پکڑ کر حضرت قبلہ جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ یہ طریقہ نقشبندیہ میں قطب ہیں۔ ان سے ملاقات کرو۔ تمہاری امانت ان کے پاس ہے وہ حاصل کرو۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے تیسری بار پیر و مرشد کامل کی بشارت و ارشاد پر لار شریف کی جانب عزم کیا۔ حضور کے ساتھ کافی لوگ بھی روانہ ہوئے۔ جناب نے سب کو حکم دیا کہ ذکرِ جہر کرتے ہوئے چلیں۔ ادھر حضرت خواجہ لاروی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی لوگوں کے ہمراہ ذکرِ جہر کرتے ہوئے آگے چل کر حضرت قبلہ صاحب موصوف سے ملاقات کی اور بغل گیر ہوئے اور جو لباس و حلیہ خواب میں دیکھا تھا وہی پایا۔

منزل مقصود پر پہنچ کر جب ملاقات ہوئی تو حضرت خواجہ جی صاحب لاروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "آپ کی امانت ہمارے پاس ہے۔ ہمیں بار بار حکم شہنشاہ مشکل کشا سے ہوتا تھا کہ پونچھ میں سیّد مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب ہیں۔ اُن سے ملاقات کر کے یہ امانت اُن کو ادا کر دو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ خود تشریف لائے ہیں"۔

حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کلاہ و دستار حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھی اور خوشی سے حضرت خواجہ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وجود ڈھول گیا۔

سیّد عمران شاہ صاحب جو کہ ہمیشہ حضرت قبلہ موصوف کے ساتھ رہتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ "میں بھی اُس وقت جناب مولوی صاحب کے ساتھ تھا جب یہ محفل لگی تو حضرت خواجہ جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے اَللّٰہ کہا۔ مجلس میں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ میں نے حضرت قبلہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چادر مبارک پکڑی ہوئی تھی تو مجھے ہوش رہا۔ تمام لوگ بے ہوش پڑے تھے۔ اور حضرت بابا جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دو وجود ہو گئے ایک مغرب کی طرف اور ایک مشرق کی طرف۔ اور حضرت قبلہ جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چار وجود ہوئے۔ ایک مغرب کی طرف۔ دوسرا مشرق تیسرا شمال چوتھا جنوب کی طرف تھا۔ پھر کافی دیر کے بعد جناب جی صاحب نے اَللّٰہ کہا تو تمام لوگوں کو ہوش آگیا۔ اور پھر دُعا کی گئی۔

حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ بعد ازاں جناب جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہوئے۔ آپ نے حضرت جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا۔ "آپ اس سال پونچھ تحصیل مہنڈر تشریف لائیں۔ تو حضرت جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر تحصیل مہنڈر سر نکوٹ تشریف لائے یہاں ایک شخص نے حضرت صاحب کو خوشی سے اراضی دی۔ اس زمین میں

Marfat.com

حضرت صاحب موصوف نے ایک مسجد تعمیر کی۔ پھر جناب جی صاحب لاردی ہر سال تشریف لاتے رہے۔ دن بدن رونق دوبالا ہوتی رہتی اور لوگ روحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتے رہے۔ فیوض و برکات روحانی کا سلسلہ جناب قبلہ صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کی وساطت سے جاری وساری ہوا۔

مقام ولایت نیابت غوثیت

حضرت خواجہ عبید اللہ بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاردی ایک دفعہ جب سرینگر تشریف لے گئے تو ایک سید نقشبندی صاحب کے گھر ٹھہرے۔ مہاراجہ کشمیر پرتاپ سنگھ ملاقات کا خواستگار ہوا لیکن حضرت جی صاحب لاردی رحمۃ اللہ علیہ مہاراجہ کی ملاقات سے نفرت کرتے تھے۔ سید صاحب حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سیر کی خاطر جھیل ڈل میں شکارے (ایک قسم کی کشتی جو کشمیر میں مشہور ہے) پر لے گئے۔ ادھر مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو بھی خبر دے دی کہ اگر ملاقات کرنا چاہتے ہو تو حضرت جی صاحب ڈل جھیل میں تشریف فرما ہیں۔ پرتاپ سنگھ ایک بوٹ (کشتی) پر سوار ہو کر آ گیا۔ ملاقات کی اور ایک طشت میں چاندی کے روپے ڈال کر جناب جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے دل میں روپوں سے سخت نفرت کی لیکن راجہ کی دلجوئی کے لیے تین روپے اٹھائے تو حضرت خواجہ عبید اللہ جی صاحب لاردی رحمۃ اللہ علیہ کی تین منزلیں بند ہو گئیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور گریہ وزاری کی تو آپ کو سرہند شریف جانے کا حکم ہوا۔ وہاں سے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے نظام الدین اولیاء اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ وہاں سے پاک پتن۔ کلیر شریف۔ تمام اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات مقدس پر حاضری دی تب ایک منزل کھل گئی۔ پھر دو سال اسی طرح حکم ہوتا رہا۔

Marfat.com

ہندوستان کے اولیاء عظام کی طرف سے شیخ نورالدین ولی رحمۃ اللہ علیہ چرار شریف اور وہاں سے سید غلام شاہ بادشاہ شاہ درہ شریف راجوری کے آستانہ عالیہ کا حکم ہوا۔ شاہ درہ شریف کے آستانہ عالیہ پر شب بھر کی توجہ سے دونو منزلیں کھل گئیں۔ اُس دن وہاں ایک بیمار اور گونگا شخص لایا گیا۔ اس کی کلام بالکل بند تھی۔ جب وہ شخص حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو جناب نے فرمایا "ہاتھ پکڑ کر حکم خداوند کریم کے حکم سے کھڑا ہو جا" وہ گونگا آدمی کھڑا ہو گیا۔ پھر جناب نے فرمایا "حکم خدا کے ساتھ بول"۔ تو اُس نے کہا "السلام علیکم"۔

بعد ازاں آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کو کس نے ٹھیک کیا ہے؟ تو اُس نے عرض کی "جناب باباجی صاحب لاروی نے"۔ آپ نے فرمایا "نہیں۔ خداوند کریم نے تم کو ٹھیک کیا ہے اور شفاء بخشی ہے"۔

الغرض اس دن کے بعد حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شاہدرہ شریف کی زیارت سے اُنس و محبت پیدا ہوئی۔ آپ ہر سال کشمیر سے تشریف لاتے اور یہاں قیام فرماتے تھے۔

حسب معمول چند سال بعد جناب جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ موضع تھنہ منڈی ضلع راجوری کے رہنے والے ایک بڑھئی نے آپ کی مہمانی تیار کی۔ آپ نے منظور فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد آپ موضع دوداسن کے قریب فتح پور کی طرف روانہ ہوئے۔ فتح پور پہنچنے سے پہلے ہی آپ کی دو منزل پھر بند ہو گئیں۔

آپ نے ایک بکرا اور چاول ڈولے منتری لی اور پھر دوبارہ خانقاہ شاہدرہ شریف تشریف لے گئے۔ اس دن بارش بے حد شروع ہو گئی۔ آپ کے اور دیگر تمام لوگوں کے کپڑے بھیگ گئے تھے۔

اِدھر جناب قبلہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی کہ حضرت جی صاحب شاہدرہ شریف تشریف لائے ہیں تو جناب بھی ملاقات کی غرض سے تشریف لائے

Marfat.com

لیکن آپ کے کپڑے بالکل سوکھے ہوئے تھے۔ بارش مسلسل ہوتی رہی لیکن کپڑے بالکل خشک تھے۔ پھر حضرت جی صاحب لاردی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور مزار شریف کے اندر چلے گئے۔

مزار شریف کے اندر جاتے ہوئے حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج شب یہاں خانقاہ کی طرف کوئی بھی نہ آنے پائے۔ حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے مخصوص ساتھی بھی ہمراہ تھے۔

نصف رات ہوئی تو جناب صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا نماز تہجد ادا کی پھر حضور نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا مجھے اندر جانے کا حکم ہوگیا ہے۔ تم یہاں ہی ٹھہرو تو منشی ابراہیم دُرّانی پٹھان اور سائیں عباس علی موضع گنڈی (فضل آباد) والا نے عرض کی اگر ہمیں بھی اجازت ہو تو جناب کے ہمراہ اندر چلیں۔ حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج وہاں کسی کو اس وقت جانے کی اجازت نہیں۔ آپ زیارت کی طرف تشریف لے گئے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ اُس وقت مسمّی فتح محمد موضع سبزی والا بھی ساتھ اندر چلا گیا۔

حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت مراقبہ میں تھے۔ چراغ جل رہا تھا۔ اُن کو جناب کے اندر داخل ہونے کی خبر ہوئی تو حضرت قبلہ جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صاحب موصوف سے فرمایا " مولوی صاحب آپ بڑے زبردست ہیں۔ میرے کام میں خلل ڈال دیا۔ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو یاد رکھتا "۔

حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا " حضرت آپ رنج نہ ہوں میں ابھی شہنشاہ بغداد اور شہنشاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے دربار میں عرض کر کے ان بزرگوں سے ملاقات کرا دیتا ہوں"۔ اور فرمایا " یہ لوگ روحی مراقبہ سے ملتے ہیں۔ آپ روحی مراقبہ فرماویں یہ الفاظ فرما کر صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ اور جناب حضرت جی صاحب لاردی رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں مصروف ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت سید غلام شاہ بادشاہ کی قبر مبارک سے ایک نور چمکا تو مسمی فتح محمد سبزی والا بے ہوش ہو گیا۔ پیر غلام شاہ بادشاہ سے ملاقات ہو گئی تو دیکھا کہ ایک مکان مشرق و مغرب شمال و جنوب دیوار کے بغیر ستونوں پر پھیلا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے اولیاء کرام پانچ صفوں میں کھڑے ہیں۔ پچھلی صف میں حضرت سید غلام شاہ بادشاہ۔ حضرت جی صاحب لاروی اور حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ اجمعین اکٹھے کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے جناب قبلہ مولوی صاحب کو اپنے پاس بلا لیا۔ جب تیسری صف والوں نے دیکھا تو ان حضرات نے تیسری صف میں بلایا۔ پھر اسی طرح چوتھی صف والوں نے بھی بلایا تو پانچویں صف میں اکابر اولیاء کرام نے دیکھا تو انہوں نے اپنے پاس بلا لیا۔

اب حضرت صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی اور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے قریب کھڑے ہوئے ہیں تو دیکھا ایک سواری آ رہی ہے۔ اُن کے جاہ و جلال کا پرتو دنیا میں پڑ رہا ہے۔ تمام اولیاء کرام باادب کھڑے ہو گئے اور سر نیچے کئے ہوئے ہیں۔ آنے والے حضرت قبلہ سبز لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ گھوڑے سے اُتر کر پاپیادہ چل کر تمام صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور نظر مبارک تمام اولیاء عظام پر ڈالی حضرت قبلہ صاحب موصوف کی طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا "اِدھر آؤ دیگر اور کوئی نہ آئے" یہ اشارہ سے فرمایا۔

صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ قریب پہنچے تو حضور قبلہ محبوب سُبحانی غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ پکڑ کر جہاں نوری پردہ شیشے کی طرح شفاف نفائس کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں حضور اکرم سرورِ کونین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ چہار یار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلوہ افروز تھے۔

حضرت صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ بوساطت حضرت محبوب سُبحانی غوث الاعظم

Marfat.com

دستگیر دوزانو ہو کے ادب بیٹھ گئے۔ یہ رازِ نہانی جلوۂ طور کی طرح صبح صادق تک رہا۔ مجلسِ پُر سرور جاری رہی۔

صبح جب اذان ہوئی تو مراقبہ سے سر اُٹھایا۔ مجلس نورانی برخاست ہوئی۔ حضرت قبلہ موصوف جلد ہی مزار مبارک سے باہر نکل آئے۔

حضرت خواجہ جی صاحب لاڑوی علیہ الرحمۃ کے منازل طے ہوتے شان بلند ہوئی۔ باہر زیارت کے بے شمار لوگ حضرت جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار حاصل کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے تھے۔ جب آپ باہر تشریف لائے اور ہجوم کو دیکھا تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا "اے لوگو! مَیں نے بھی جناب مولوی صاحب کی شان اس سے قبل نہ دیکھی۔ آپ خبرداران کی جانب پُشت نہ کریں۔ ورنہ رَد ہو جاؤ گے"۔ پھر قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے نماز صبح باجماعت پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر جناب حضرت باباجی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درویش کو جو اچھا علم والا تھا اور حضرت قبلہ صاحب موصوف سے بیعت بھی تھا، بُلایا۔ قلم دوات طلب کی اور یہ شعر پنجابی زبان میں تحریر کرائے

الف ادل دی جیکر خبر ہوندی تائیں ہور ولائیتاں لوڑدا نہ
جانی وسداسی جے وچہ شہر ساڈے تائیں ہور شکا نوناں جوڑدا نہ
ایسا پیارسی سجناں سوہنیاں دا تائیں لائیکے اکھیں موڑدا نہ
پچھے غماں دے عبد خوشی جیکر تائیں رکھیاں اُمیداں نوں توڑدا نہ

اس بیان کی اصل حقیقت و واقعات حضرت خواجہ جی صاحب لاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے اجمالاً ایک بڑے ہجوم میں موضع پوٹھ کے مقام پر بیان فرمایا اور سیّد برکت شاہ شاعر موضع سمہوٹ کے ساتھ اوڑی تحصیل کے مقام پر بیان تفصیلاً فرمایا۔ یہ ملاقات جناب کی آخری ملاقات تھی۔

Marfat.com

آپ کے کرامات

حضرت قبلہ جناب راہبرِ حقیقت نائب بغداد غوث الثقلین جناب مولینا مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں جب سُرن کوٹ موضع ہمبرڈٹ میں رہائش پذیر ہوئے تو یہاں اس علاقہ میں ایک بیماری طاعون پھیل گئی۔ جب کافی لوگ اِس وبا سے مرنے لگے تو حضرت صاحب موصوف کے پاس آئے۔ جناب قبلہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ پانی دم کر کے دیتے تو فوراً شفا ہو جاتی۔

منشی بہادر علی موضع ہمبرڈٹ انفلوئنزا کی بیماری سے لاچار ہو گیا تو خواب میں حضرت قبلہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ اپنا ہاتھ منشی صاحب کے سینہ پر مارا تو فوراً صحت یاب ہو گیا۔

ایک دفعہ آپ کے بڑے فرزند سیّد ہدایت شاہ صاحب بیمار ہو گئے۔ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ سانس اُکھڑی ہوئی تھی۔ شفقتِ پدری نے جوش مارا۔ ایک اولیاء اللہ کا ذکر فرمایا کہ ولی اللہ کا ایک مرید جو کہ اُن کو بہت پیارا تھا۔ جب اس کی جان نکلنے لگی تو انہوں نے اپنی عمر اُس کو بخش دی۔ خود فوت ہو گئے اور مرید صحت یاب ہو گیا۔ یہ تذکرہ فرما کر دُعا فرمائی تو آپ کے فرزند اکبر مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب صحت یاب ہو گئے۔

مقدم بہادر علی سکنہ کلر موہڑہ کے خلاف چھ مقدمات عدالت میں دائر ہوئے تو چوہدری بہادر علی جناب قبلہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ نے فرمایا "جا خداوند ذوالجلال تمہیں آزاد کرے گا"۔ جب بہادر علی عدالت میں حاضر ہُوا تو تمام مثلیں ہی گم ہو گئی تھیں۔

سردار دوست محمد خان موضع ناڑ موہڑہ کا ایک خوبصورت جوان حضور کا بڑا

Marfat.com

ہی محب صادق مریدِ تھا۔ ہمیشہ حضور کی ملاقات کے لیئے جاتا۔ ملاقات کے بغیر اُسے آرام نہ لگتا۔ وہ ایک برات میں تیز گھوڑی سے گر گیا اور داہنے طرف کی ران ٹل گئی۔ کشمیر ڈرگیجن ہسپتال میں اور کافی جگہ گیا لیکن ٹھیک نہ ہوئی۔ جب قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خبر پہنچی کہ سردار دوست محمد کی ران ٹل گئی ہے وہ سواری کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اس وجہ سے حضور کے پاس کافی عرصہ سے نہیں آ سکا۔ آپ نے فرمایا۔ میں شاہدرہ شریف ختم پڑھنے کے لیئے جا رہا ہوں۔ سردار دوست محمد وہاں چلے۔ اور جب میں خانقاہ شریف کے اندر اپنے خیال میں ہو جاؤں تو وہ کوئی بات نہ کرے صرف اپنی شہادت کی انگلی میرے زانو پر رکھے تو دعا ہو جائے گی۔

سردار دوست محمد خان کو شاہدرہ شریف میں لے گئے اور حضور نے جب مراقبہ میں سکون حاصل کیا تو سردار دوست محمد خان نے اپنی انگشت شہادت کو حضور قبلہ کے زانو کے ساتھ لگایا تو فوراً ران جڑ گئی اور وہ ٹھیک ہو گیا اور اپنے پاؤں پر چل کر واپس اپنے گھر گیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے ماہ جیٹھ میں جب حضور قبلہ موصوف معہ اہل و عیال اور مال مویشی کشمیر ڈھوک کی جانب جا رہے تھے، موضع پچھانہ میں پہنچے۔ رات وہاں قیام فرمایا۔ صبح حکم دیا کہ آج پیر پنجال سے گزرنا ہے۔ اسباب وغیرہ آگے روانہ کر دیا اور خود جناب گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ راستہ میں میاں صدر دین جو کہ مال مویشی کے ساتھ ہوتا تھا۔ اُس نے عرض کی حضور نے ڈیرہ اُٹھا دیا ہے لیکن ایک بھینس بچہ کو جنم دے رہی ہے بھینس کے بچے کے پاؤں بھی باہر آ گئے ہیں آپ نے اس بھینس کو دیکھا اور لاٹھی سے اس بھینس کو مارا اور فرمایا ”آج نہیں جب ڈھوک پتھریال کشمیر میں پہنچیں گے تب بچہ کو جنم دینا“

Marfat.com

بچہ کے پاؤں جو باہر تھے وہ بھی اندر چلے گئے۔ موضع ٹھربال ڈھوک میں
پہنچنے کے تین دن بعد میاں صدرالدین نے عرض کی۔ بھینس نے بچے کو جنم نہیں دیا۔
تو جناب نے دعا فرمائی تب اس بھینس نے بچہ دیا۔

موضع دربال میں ملک مصاحب علی خان حضرت صاحب قبلہ کا خاص مرید
تھا اچانک بیمار ہو گیا۔ اس کی پشت میں درد سے سوراخ ہو گیا۔ کافی حکماء سے
علاج کروایا۔ سرینگر تک ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لیئے گیا لیکن کوئی آرام نہ آیا۔
پھر میاں مصاحب علی نہ لیٹ سکتے تھے نہ بیٹھ سکتے تھے۔ ایک دن زیادہ تکلیف
ہونے کے باعث خیال آیا کہ نندن سر جھیل میں جا کر ڈوب کر مر جاؤں۔

دوسرے دن شب کو ڈھوک گرجن موضع ڈیلہ والی میں قیام کیا نیند تو آتی
نہیں تھی بہت تکلیف تھی لیکن صبح سحری کے وقت تھوڑی دیر کے لیئے نیند آگئی
تو خواب میں حضور قبلہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مصاحب علی تو میرا مرید ہو کر
حرام موت مرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ توبہ کر اور واپس جا۔ ایک آدمی پاس کھڑا
ہے خاکی لباس میں کلاہ پر لنگی باندھی ہوئی نظر آیا۔ فرمایا "یہ شخص صبح کو
تمہارا علاج کرے گا۔ خداوند کریم کی مہربانی سے تو صحت یاب ہو جائے گا" پھر
خواب سے بیدار ہو گیا۔ صبح کو دن چڑھے سے پہلے وہ شخص جو خواب میں دیکھا تھا
آگیا اور سلام دے کر کہا کہ مصاحب علی تمہارا ہی نام ہے؟۔ مصاحب علی نے کہا
ہاں میں ہی ہوں مصاحب علی۔ اس شخص نے کہا مجھے حضرت جناب مولوی حبیب اللہ
شاہ صاحب نے تمہارے علاج کے لیئے بھیجا ہے۔ پھر واپس ٹھربال چلے گئے۔ وہاں جا
کر کافی دودھ ایک دیگ میں ڈالا اور دوائی بھی ڈال کر کھویا بنایا اور اس
شخص نے میاں مذکور کو کھلایا اور میاں مصاحب علی کو آرام آگیا۔ بالکل ٹھیک
ہوا تو وہ شخص چلا گیا۔ جاتے وقت اس نے کہا کہ میں واپس جب آؤں گا تو

Marfat.com

تم سے ایک بھینس لوں گا۔ مصاحب علی نے کہا کہ میں دو بھینسیں دوں گا۔

حضرت قبلہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کشمیر سے واپس آتے ہوئے گرودھن کا راستہ اختیار کیا تو مصاحب علی خاں چند آدمیوں کے ساتھ حضور کی ملاقات کے لیئے کھاری مرگ آیا۔ ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا مصاحب علی تجھے کوئی تکلیف ہوئی ہیں نے سُنا ہے تیری پُشت میں سوراخ ہو گیا ہے۔ قمیض کو اٹھاؤ میں دیکھوں۔ قمیض اُٹھائی۔ آپ نے اس سوراخ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر ہو جائے گی۔ جناب جب رخصت ہو کر چلے گئے تو ہر ایک نے مصاحب علی کی پیشت کو دیکھنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ زخم بالکل ختم ہو گیا تھا گویا کہ ہوا ہی نہ ہو۔

کچھ عرصہ بعد وہ حکیم جس نے مصاحب علی کا علاج کیا تھا، وہ آ گیا۔ وہ سفید لباس میں آگیا۔ سلام دیا اور مصاحب علی سے حال احوال پُوچھا۔ پھر پُوچھا مجھے پہچانتا ہے کہ نہیں۔ جواب دیا کہ نہیں پہچانتا۔ اُس نے کہا میں وہ حکیم ہوں جس نے تیرا علاج کیا تھا۔

مصاحب علی بہت خوش ہوا۔ اُس نے ایک بکرا ذبح کیا۔ حکیم نے کہا میں وہ بھینس لینے آیا ہوں تو مصاحب علی نے کہا ایک نہیں دو بھینسیں دُوں گا لے جاؤ۔ مصاحب علی کو جب وہ درد یاد آیا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش آئی تو حکیم نے کہا میں نہ حکیم ہوں نہ تمہاری بھینس لُونگا۔ میں تو جناب مولوی صاحب کی دُعا ہوں۔ اتنے میں وہ غائب ہو گیا۔ یہ بیان خود مصاحب علی کا ہے۔

حضور قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ سرینگر کشمیر میں تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ سائیں عباس علی سکنہ فضل آباد (گنڈی) اور میاں محمود بکروال

تھے۔ کشتی بان نے کہا کہ میری کشتی پر چلیں۔ پھر ٹانگے کے بجائے کشتی پر ہی جانے پر اتفاق ہو گیا۔ جب کشتی میراں قدل کے قریب جھیل ڈل کے درمیان پہنچی۔ کشتی پرانی تھی اس لئے دو ٹوٹے ہو گئی۔ کشتی بان تیرتا ہوا بھاگ گیا۔ صاحب موصوف نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہ اور اپنی چادر کشتی کے دونوں ٹوٹے ہوئے حصوں پر ڈال دی اور خود مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ کشتی خود بخود کنارے پر جا لگی۔ جب سب ساتھی اُتر گئے تو جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آخر میں اُترے۔ اپنی چادر اُٹھائی تو کشتی ڈوب گئی۔ آپ نے فرمایا "حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم قدس سرہٗ پہنچ گئے تھے ورنہ ہم ڈوب جاتے"۔ یہ کرامت دیکھ کر کشتی بان آیا اور بیعت ہو گیا۔ اور میاں محمود بھی بیعت ہو گیا۔

ایک دفعہ قبلہ حضور رحمۃ اللہ علیہ موضع درہال میں تشریف لے گئے۔ ملک شاہجہان آپ کے قریب بیٹھا ہُوا تھا۔ جناب نے توجہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ شاہجہان تُو اکیلا ہے اُس نے کہا جی میں اکیلا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اب جہانگیر بھی تمہارے ساتھ شامل کر دیا۔ اس وقت وہاں محفل میں ایک مُلّاں حبیب سوکڑ کے کے قریب رہنے والا بھی بیٹھا ہُوا تھا۔ وہ ہنس پڑا۔ ایسا کب ہو سکتا ہے۔ اس کی والدہ بوڑھی اور بیمار ہے۔ جناب نے جلال میں آکر فرمایا۔ اس کے سر پر تین انگشت کا نشان ہو گا۔ تین پوٹے انگشت کے سفید نشان میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہانگیر پیدا ہُوا تو اس کے سر پر سفید نشان انگلیوں کے ہیں اور وہ اب بھی موجود ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے ڈھوک موضع گرجن کی مسجد کے باہر حضور قبلہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ نے تین بار حسبنا اللّٰہ فرمایا۔ میاں یا زانے جو پاس تھا عرض کی کہ حضور کیا بات ہُوئی۔ آپ نے بڑی توجہ سے کوئی خیال فرمایا ہے۔ اس کے اصرار پر جناب قبلہ تھوڑے مُسکرائے اور فرمایا کہ ڈھوک پیر زرڑی کے مقام پر دو بھینسیں کسی کی گر گئی تھیں لیکن خداوند کریم نے بچا لیں۔ پھر اس آدمی نے بڑی مشکل سے بھینسوں کو نکالا۔ کیونکہ کافی دُور سے وہ گر کر

Marfat.com

آئی تھیں لیکن بھینسوں کو کوئی بھی نقصان یا زخم نہیں آیا تھا۔

درہال موضع سبزی کا رہنے والا میاں صدرالدین جو حضور کا خادم اور مرید صادق تھا جنگل میں گیا۔ دوپہر دن کا وقت تھا۔ سامنے ریچھ آیا تو ریچھ نے صدرالدین پر حملہ کر دیا۔ صدرالدین نے خوف کے مارے بلند آواز سے کہا "یا حضرت مولوی صاحب میری مدد کیجئے۔"

اس دن حضور کرم جن ڈھوک میں تھے اپنا عصا اُٹھایا اور تین بار زمین پر مارا اور فرمایا "ہٹ پلید" ساتھی حیران تھے۔

صدرالدین جناب کی ملاقات کے لیئے آیا تو اُس نے عرض کی کہ ریچھ میری طرف دوڑا آیا۔ میں نے حضور کو پکارا۔ حضور سامنے آئے۔ ریچھ کو مارتے ہوتے پھر غائب ہو گئے۔ جو لوگ آپ کی محفل میں موجود تھے انہوں نے بھی کہا کہ بے شک جناب نے اپنا عصا زمین پر مارا اور فرمایا کہ ہٹ پلید بھاگ جا۔

نکہ منجاڑی کا ایک ڈومال فوج میں نوکر تھا جس جگہ اس کی یونٹ تھی وہاں جنگ ہو رہی تھی۔ اس کی والدہ نے حاضر ہو کر عرض کی اور رونے لگی۔ آپ نے فرمایا صبر کر۔ خداوند کریم تیرے فرزند کو سلامت گھر لائے گا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا فرزند گھر آ گیا تو حضرت قبلہ صاحب سے ملاقات کے لیئے حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا کس طرح تو جنگ میں بچ گیا۔ اُس نے عرض کی حضور کا ہاتھ میرے سامنے آجاتا تھا تو میں بچ جاتا تھا۔ بندوق کی گولی خالی جاتی تھی۔ ایسا بہت دفعہ ہُوا۔

ایک بار حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کھنڈا شریف زیارت حضرت پیر کامل قبلہ سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارادہ فرما کر روانہ ہوئے۔ راستہ میں سائیں کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے۔ اُن کی لڑکی نے جو مائی طوطی صاحبہ کے نام سے مشہور تھیں جناب کے لیئے چائے تیار کی۔ آپ کے ساتھ اُس وقت ۱۲ اشخاص تھے۔ جب چائے تیار ہوئی تو جناب کی

Marfat.com

ملاقات کے لیئے ایک جم غفیر آپہنچا۔ چائے صرف بارہ افراد کے لیئے تھی۔ جناب نے لوگوں کو وعظ و نصائح فرمانے کے بعد حکم دیا "سب کو چائے دو"۔ تو چائے بانٹنے والے نے عرض کی "حضور چائے صرف آپ کے ساتھ آئے ہوئے بارہ افراد کے لیئے ہی تیار ہے۔ باقی لوگوں کے لیئے نہیں۔" جناب نے برتن پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا "سب کو چائے دیتے جاؤ"۔ چنانچہ چائے سب میں تقسیم ہوئی۔ سینکڑوں لوگوں نے پی۔ آپ کے ہمراہی جب پی چکے تو چائے ابھی اتنی ہی باقی تھی۔ جتنی تیار ہو کر آئی تھی۔ جو واپس اندر بھیجی گئی۔

حضور وہاں سے کھنڈا ر شریف تشریف لائے۔ اور مزار حضرت پیر کامل سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اندر چلے گئے۔ آپ کے ہمراہ منشی ابراہیم خان۔ سائیں عباس علی خان محمد حسین خان۔ قاضی شہاب دین اور میاں بازہ تھے۔ جناب نے حکم دیا کہ جو بکرا ہم ساتھ لائے ہیں وہ ذبح کر کے اور چاول پکا کر لنگر تقسیم کیا جائے۔ نمازِ عشاء کے بعد مکان میں تشریف لے گئے۔

صبح ہوئی۔ نماز اشراق اور چاشت ادا کر کے حضور قبلہ خانقاہ شریف پر گئے۔ خانقاہ کو تالا لگا ہوا تھا۔ اور سائیں کالو جو زیارت شریف کا خادم تھا۔ وہ نہ آیا۔ ایک آدمی کو بھیجا۔ وہ دیر سے آیا اور بیٹھ گیا۔ تالا نہ کھولا۔ حضور صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تازہ وضو کر کے فرمایا۔ سائیں تالا کھول۔ تو وہ لیٹ گیا۔ حضور کا زیارت کے اندر جانے کا خیال تھا۔ جلال میں آکر فرمایا۔ کیا خداوند کریم نے ہمیں ایک تالا کھولنے کی بھی توفیق نہیں دی۔ یہ کہہ کر آپ نے اَللّٰہ فرمایا ہی تھا کہ تالا کھل کر نیچے گرا اور حضور اندر داخل ہوئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ تین یوم تک جناب اندر ہی تشریف فرما رہے باہر نہیں آئے۔ سائیں کالو بہت مجبور ہوا۔ پھر حضور نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ سامان وغیرہ لے کر تمام ساتھی آگے چلے جائیں۔ صرف قاضی شہاب دین یہاں ٹھہرے اور گھوڑے پر زین ڈال کر رکھے۔ سب ساتھی روانہ ہوئے قاضی شہاب دین وہیں رہا۔ گھوڑی سبز گندم دیکھ کر بھاگ

Marfat.com

گئی۔ قاضی نے بہت کوشش کی لیکن گھوڑی قابو میں نہ آئی۔ قاضی صاحب کی اُس وقت عمر بھی چھوٹی تھی۔ وہ گھبرا کر رونے لگا۔ حضور نے اندر سے پوچھا کیوں روتے ہو تو قاضی نے عرض کی گھوڑی بھاگ گئی اور وہ پکڑی نہیں جاتی۔ آپ نے اندر سے ایک سُرخ رومال دیا اور فرمایا۔ گھوڑی کو دکھا وہ آجائے گی۔ قاضی نے آپ کے حکم کے مطابق رومال دکھایا گھوڑی آئی اور زین ڈال دی اور جناب خانقاہ سے رخصت ہوئے۔

راستہ میں سائیں کالو کی بیوی کھڑی تھی۔ اُس نے عرض کی حضور دُعا فرمادیں میرا تو ابھی ٹھنڈا نہ ہو۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ سائیں کالو دو ماہ کے بعد فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اُس کی بیوی زیارت پر لنگر دیتی رہی۔ اور ابھی چند سال ہی گزرے ہیں وہ بھی فوت ہو گئی ہے۔

واپسی پر حضور کلر موہڑہ تشریف لائے۔ آفتاب غروب ہونے والا تھا۔ رات کو سردار دوست محمد خان کے گھر ٹھہرے۔ اس نے عرض کی حضور بائیس ۲۲ سیر چاول گیارہویں شریف کے ہیں۔ کیا وہ بھی تیار کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ تیار کرو۔ جب نیاز تیار ہوئی تو دو صد اشخاص مزید ملاقات کے لیئے اکٹھے ہو گئے۔ سردار دوست محمد خان دل میں پریشان ہُوا کہ چاول تو موجود ہیں لیکن پانی کی قلت ہے۔ پانی دُور تھا۔ روٹی اتنے اشخاص کی کیسے تیار ہو سکے گی۔ تو حضور نے اس کے دل کی بات سمجھ لی۔ اور فرمایا "دوست محمد خان فکر نہ کرو۔ مزید پکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میری چادر چاولوں پر بچھا دو اور تمام لوگوں کو کھانا دیتا جا۔" چنانچہ چادر چاولوں پر بچھائی گئی۔ اور کھانا شروع ہُوا۔ تمام لوگوں نے کھایا اور جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیئے بھی کھانا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سب لوگ کھا چکے ہیں کوئی رہ تو نہیں گیا۔ عرض کی سب کھا چکے ہیں۔ پھر چادر اٹھائی گئی تو چاول دس افراد کے لیئے ابھی بچے ہوئے ہیں۔

موضع سانگلہ میں سائیں رسلہ بیمار ہو گیا۔ اُسے چوتھے کا بخار تھا۔ عرصہ دو سال تک بہت علاج کرایا گیا لیکن کوئی افاقہ نہ ہُوا۔ آخر دو سال کے بعد اُسے اٹھا کر جناب قبلہ صاحب

موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے اُس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "میاں رسلہ! میں تعویذ بھی دیتا ہوں۔ گھنٹ بھی دیتا ہوں اور پانی دم کر کے بھی دیتا ہوں۔ بتاؤ تمہارا علاج کس سے کروں؟" منشی ابراہیم وہاں موجود تھا۔ اس نے عرض کی اگر حضور نگاہ فرمادیں تو نہ تعویذ۔ نہ گھنٹ اور نہ پانی کی ضرورت ہے۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسلہ کی طرف دیکھا۔ سر میں درد ہُوا۔ پھر بازو میں درد گیا اور آخر میں وہاں سے بھی درد غائب ہو گیا۔ اور اُسے آرام آگیا۔ بخار ٹوٹ گیا۔

انجمن اسلامیہ کی تنظیم بندی جناب قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی سعی و کوشش سے حکومت وقت نے بھی اس کی منظوری دے دی اور چہار تحصیلوں میں ایک گرداور مقرر کرنا تھا جو کہ ضروری تھا۔ جس کے لیئے موضع ہاڑی کے قاضی غلام حسین نے انجمن اسلامیہ کی گرداوری کے لیئے لوگوں کے بیان لکھوا کر انگوٹھے لگوا کر حکومت وقت کو درخواست گرداوری کے لیئے بھیجی۔ جس کی حکومت وقت نے منظوری دے دی صرف ابھی اعلان نہیں ہُوا تھا۔

حضرت حاجی بابا صاحب لاہ شریف والوں نے آپ کی خدمت میں استدعا کی کہ آپ خود گرداور ہوں تو بہتر ہو گا۔ قبلہ صاحب انکاری ہو گئے کہ کوئی بھی شرعی کام عالم ہو وہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ ہمیں اس میں کیا ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے کہا کہ آپ کے نام اگر کامیابی ہو جائے تو یہ کام آپ کے فرزند سید ہدایت شاہ صاحب کریں گے۔ حضور قبلہ پھر بھی نہ مانے۔ دیگر چند مریدوں نے بھی عرض کی لیکن آپ فرماتے کہ کوئی عالم بھی شریعت کا کام کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔ آخر حضرت حاجی صاحب نے کہا کہ قاضی غلام حسین ہاڑی والے نے طعنہ دیا ہے کہ دیکھوں گا مولوی صاحب میرے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کا طعنہ ہمارے لیئے ناقابلِ برداشت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا چلو شہر چلتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہو گا۔

آپ کے فرزند مولوی ہدایت شاہ صاحب کا خیال تھا کہ درخواست یہاں مکمل

Marfat.com

کر کے چلیں لیکن حضرت حاجی صاحب لاہ والوں نے رات کو خواب دیکھا کہ ایک پہلوان نے میدان میں نکلا اور پھر ہماری طرف سے بھی ایک پہلوان نکلا۔ اُس وقت قطب کی جانب سے ایک تلوار انگشت برابر نکلی۔ زمین پھٹ گئی اور دوسری طرف کا پہلوان غائب ہو گیا۔ حضرت بابا حاجی صاحب لاہ والوں نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہیں میں نے خواب دیکھا ہے۔

حضرت قبلہ معہ تمام ساتھیوں کے شہر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گورنر کے پاس سے مثل پر دستخط منظوری ہو کر قاضی کے حق میں مثل مکمل ہو گئی ہے۔ مہاراجہ کے منظوری کے دستخط بھی ہو چکے ہیں۔ صرف فیصلہ ابھی سنانا ہے۔

حضرت صاحب کو لے کر حضرت حاجی صاحب اور خواجہ عبداللہ جو جو کہ انسپکٹر جنرل کسٹم پولیس تھے۔ گورنر کے پاس پہنچ پیش ہوئے۔ خواجہ عبداللہ جو نے کہا جناب یہ مولینا صاحب ولی اللہ اور عالم بھی ہیں۔ عوام ان کو چاہتے ہیں فیصلہ گرداوری ان کے نام ہونا چاہیئے۔ گورنر نے کہا میں جانتا ہوں مولینا صاحب کی عظمت کو مگر مثل مرتب ہو کر راجہ صاحب کے دستخط ہو گئے ہیں۔ فیصلہ بھی قاضی مذکور کے حق میں لکھ دیا گیا ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

اُس وقت حضرت قبلہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حاجی صاحب چلو۔ آپ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور چل دیئے۔

صبح گورنر نے فیصلہ سنایا۔ قاضی صاحب کے سب لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ تو فیصلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام تھا۔ قاضی کا نام و نشان بھی فیصلہ میں نہیں تھا۔

گورنر بھی حیران ہوا کہ فیصلہ تو قاضی کے حق میں تحریر تھا لیکن اچانک

Marfat.com

یہ فیصلہ کیسے بدل گیا۔ گورنر آپ کی یہ کرامت دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ تین دن کے بعد حضور قبلہ صاحب موصوف نے گرداوری اپنے فرزند اکبر مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب کے نام منتقل کر دی اور جناب مولوی ہدایت شاہ صاحب تاحیات انجمن اسلامیہ کے گرداور رہے اور تبلیغی سلسلہ جاری رہا۔ دین کی ترویج و اشاعت ہوئی۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ حضرت سخی زین الدین رحمۃ اللہ علیہ پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر موضع سگر دائیں پہنچے تو وہاں کے کافی لوگ جمع ہو گئے۔ جناب نے واپس گھر آنے کی تیاری کی اور لوگوں کو وعظ نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا "شاید یہ میری اور آپ لوگوں کی آخری ملاقات ہو"۔ یہ بات سُن کر لوگ رونے لگے۔ اُن میں سے میاں نور محمد بہت رویا۔ اُس کے آنسو تھمتے ہی نہیں تھے۔ جناب نے فرمایا نور محمد تو کیوں زیادہ روتا ہے۔ اُس نے عرض کی حضور آپ مجھے پھر ایک بار ملاقات کا موقع دیں۔ میری صرف یہی عرض ہے۔ تو حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے علیحدہ فرمایا انشاء اللہ مَیں تم سے پھر ضرور ملوں گا۔ یہ راز کسی کو نہ بتانا۔ پھر حضور قبلہ کو مَیں نے دوبار دیکھا۔ ایک دفعہ برف باری ہو رہی تھی اور ایک دفعہ حضور کے وصال کے بعد۔

میاں نور محمد کہتا تھا جب حضور رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا مَیں نے سُنا تو حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر کے مَیں بہت روتا تھا۔ میرا رونا بند ہی نہ ہوتا تھا۔ تو دریا کے کنارے حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گئی۔ جناب نے فرمایا۔ تُو کیوں روتا ہے مَیں تو زندہ ہوں لیکن یہ راز کسی کو بتانا نہیں۔ آج مَیں یہ راز آپ کو (راقم الحروف) اِس لیئے بتا رہا ہوں کہ شاید مَیں بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہوں۔ اِس کے بعد میری ملاقات آپ سے نہ ہو سکے گی۔ نور محمد نے کہا کہ جناب کی مجھ پر اِس قدر شفقت تھی کہ دریا کے کنارے ظاہر مجھے دو دفعہ شرف ملاقات کا بخشا ہے۔ ازاں بعد نور محمد تھوڑا عرصہ ہی زندہ رہا۔

جناب کی کرامات بے شمار ہیں جن کو طوالت کی وجہ سے مکمل و اکمل تحریر نہیں کیا گیا

Marfat.com

سکتا۔ اِس لئے اختصار سے ہی کام لیا جاتا ہے۔

ہجری ۱۳۴۱ھ کا ذکر ہے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ موضع درہال سے واپس گھر کی جانب تشریف لا رہے تھے۔ پچاس کے قریب درہال کے لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ ڈھیری گلی پر پہنچے تو جناب نے فرمایا۔ جو آج ہمارے ساتھ آئے ہیں قیامت کو بھی ہمارے ساتھ ہوں گے۔ اس وقت میاں سید محمد ملک سکنہ ڈھڈراج درہال نے عرض کی حضور ایک ہندو نے میرے ساتھ مقدمہ کیا ہوا ہے۔ بہت ستایا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا جو ہمیشہ آپ کا معمول تھا۔ اور فرمایا" سرکار بغداد سے تمہارا فیصلہ کرا دیا ہے۔ فیصلہ تمہارے حق میں ہو گیا ہے۔ ملک سید محمد کہتا تھا کہ میں حیران تھا۔ تاریخ پر بھی جانا تھا۔ میری عدم موجودگی میں کیسا فیصلہ ہو گا۔ لیکن جب میں گھر پہنچا تو میرے نام پر فیصلہ تحریر ہو کر آ گیا۔

ڈھیری گلی سے میاں سید محمد نے بیان کیا کہ جب چلنے لگے تو ایک شخص نے ہم میں سے عرض کی حضور سورج غروب ہو رہا ہے۔ وقت بہت کم ہے۔ اگر ہم لغلیاز پہنچ گئے ہوتے تو اس وقت کسی کے ہاں قیام کر لیتے۔ تو حضور نے اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا۔ چند لمحے خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا" چلو۔ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائے گا" جب ہم موضع لغلیاز پہنچے تو وہی وقت تھا۔ سورج وہاں ہی تھا جہاں ڈھیری گلی سے چلتے وقت تھا۔ حضور گھوڑے سے اُترے اور فرمایا نماز مغرب ادا کر لو۔ نماز کے بعد فرمایا۔ سب ساتھی آ گئے ہیں عرض کی سب آ گئے ہیں۔

پھر دیکھا اندھیرا چھا گیا۔ رات ہو گئی تھی۔ ایک لوہار کے گھر رات ٹھہرے۔ لوہار نے عرض کی حضور میرے پاس ایک بھیڑ ہے اور چاول بھی موجود ہیں روٹی تیار کی جاتے تو آپ نے منع کر دیا۔ صرف چائے اپنے سماوار میں تیار کرائی جس میں آٹھ پیالیاں چائے بنتی تھی۔ لیکن دو دو پیالیاں چائے سب نے نوش کیں اور دو پیالیاں جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نوش فرمائیں۔ اِس چائے سے ہی سب لوگ سیر ہو گئے۔ سب

Marfat.com

کو نیند آگئی۔ بھوک اور پیاس کسی کو بھی نہ رہی۔ صبح آرام سے گھر پہنچے۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بے شمار ہیں۔ جو کہ عوام الناس کی چشم دید ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے درج نہیں ہو سکیں۔

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کے فرزند اکبر مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب ہر وقت آپ کی خدمت میں رہتے اور جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اُن پر شفقتِ پدری سے توجہ فرماتے اور راز و نیاز کی باتیں فرماتے۔ قبل آپ نے اپنے ہر راز کو پوشیدہ رکھا۔ کسی پر کوئی راز ظاہر نہ ہونے دیتے تھے لیکن مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب کو راز و حقیقت کی باتیں بتائیں جن کو مولوی ہدایت شاہ صاحب نے قلمبند بھی کیا تھا اور ایک سوانح حیات جناب کی تحریر فرمائی تھی لیکن ۱۹۴۷ء کے شورش میں یہ سوانح حیات نذرِ آتش ہو گئی۔ بہرحال اس سوانح حیات میں وہی واقعات درج کئے ہیں جو کہ کافی لوگوں کے سامنے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ اور جن کی تصدیق اُن لوگوں سے ہوئی جو آپ کے ساتھ رہے ہیں یا جن کے ساتھ براہِ راست واقعہ کا تعلّق ہے۔

آپ کا وصال

۱۳۴۱ھ میں جناب قبلہ حضور جناب نائب مقامِ غوثیت رہبر شریعت و طریقت مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے دو یوم تھوڑا تھوڑا بخار ہوا۔ بیماری میں عربی زبان کے دو اشعار زبان مبارک پر بار بار آتے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ " وصالِ یار میں میرا دل بے قرار ہے۔ نعرہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد عاشق طلبگار ہے۔ اللہ کا جلوہ گری بار بار ہے۔ دامنِ رحمت سے لپٹ کر طالب جان نثار ہے " پھر دو یوم بعد بخار شدّت اختیار کر گیا نہایت ہی لاغر تن ہو گئے۔ یہ بخار مرضِ عشق تھا۔ بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی۔

Marfat.com

کوئی مرید دُعا کی استدعا کرتا تو ہاتھ اٹھاتے۔ ہاتھ مبارک کے نیچے دوسرا آدمی ہاتھ رکھتا پھر دُعا فرماتے۔ اس وقت پھول موتی یا کستوری کی خوشبو آتی اور تمام کمرہ مہک جاتا۔

جب نماز کا وقت ہوتا تو قبلہ حضور فوراً تازہ وضو کر لیتے اور خود بخود نماز کے لیئے اپنی مخصوص کوٹھی میں تشریف لے جاتے۔ نماز ادا فرماتے اور واپس اپنے بستر پر آ جاتے۔ نماز کے وقت جناب کو استقامت حاصل ہو جاتی۔ ایسا معلوم ہوتا کہ اب صحت ہو گئی ہے۔

حضور کے فرزند اکبر سید ہدایت شاہ صاحب آپ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے۔ بیماری میں عرض کی قبلہ آپ بیماری کی وجہ سے لاغر ہیں۔ کمزوری میں ہر نماز کے ساتھ تازہ وضو کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ سردی کی شدت بھی ہے جس وجہ سے بیماری بڑھنے کا احتمال بھی ہے۔ وضو کے بجائے تیمم کر لیا کریں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا "پانی ہوتے ہوئے تیمّم روا نہیں"۔ آپ کا معمول تھا کہ بیماری میں بھی ہر نماز کو تازہ وضو سے ہی ادا فرماتے۔

نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے بستر پر تشریف فرما ہوتے تو دینی مسائل بیان فرماتے۔ اور شریعتِ مطاہرہ پر چلنے کی تلقین فرماتے۔ اور کبھی کبھی مولوی ہدایت شاہ صاحب سے شفقتِ پدری کی وجہ سے نہایت ہی راز و نیاز کی باتیں بیان فرماتے۔ بعض اوقات دیگر خاص مرید بھی ہوتے تو رازدِ اسرار کی باتیں سُن کر حیران رہ جاتے۔

آپ کی بیماری کا سُن کر مریدین و معتقد لوگ دُور و نزدیک سے دن رات آتے رہتے تھے۔ وصال سے تین دن پہلے نصف رات کے وقت ایک مرغ کی بانگ بلند ہوئی گھر میں کوئی بھی مرغ نہیں تھا۔ آپ کے فرزند مولوی سید ہدایت شاہ صاحب نے عرض کی۔ جناب آج گھر میں کوئی بھی مرغ نہیں تھا۔ یہ غیبی مرغ کی بانگ نصف

Marfat.com

رات کو بلند ہوتی ہے۔ یہ کیا اسرار ہے؟ تو جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا یہ مرغ کی آواز اسرارِ نہانی ہے مگر تجھے بتا دیتا ہوں کہ میں تمام اولیاء اللہ سے روٹھ گیا تھا۔ میں نے سلسلہ قادریہ نقشبندیہ کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ میری بیمار پرسی کے لئے کوئی نہیں آیا۔ آج یہ مرغ حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ چورہ شریف والوں نے مامور فرمایا ہے۔ تو مرغ نے طویل اسرار کی باتیں کیں اور کہا کہ ستر ہزار اولیائے اکابر آپ کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ بیمار پرسی کے لیئے کوئی نہیں آیا۔ ابھی تو نور رحمت کا سیلاب آ رہا ہے۔ اُس وقت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی گویا ماہتاب چمک رہا ہے۔ اور بار بار یہ شعر جناب کی وردِ زبان تھا

اوہ چنگ دالا یار میہوں مندر الے یاد آیا ای

اُس وقت قبلہ حضور صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ پر عجائب سراپا اسرارِ نہانی کے واقعات ظاہر ہو رہے تھے۔ اور چہرۂ مبارک پر تبسم تھا۔ جناب نے لاغر ترین ہونے کے آخری دن تک نمازِ تہجد نمازِ اشراق اور نمازِ چاشت کو نہیں چھوڑا۔ نماز کے وقت آپ جناب کی توانائی بحال ہو جاتی۔ ایسے معلوم ہوتا کہ آپ بالکل تندرست ہیں۔

وصال سے ایک دن پہلے جناب قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کو بہت ہی پیچیدہ مسائل بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ مجتہد اہلِ رموز سلف صالحین لوگ گزر گئے ہیں۔ اب ایسا دور آ رہا ہے عالم باللّسان بہت بہت ہوں گے لیکن علم اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ فلسفہ شریعت اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہوں گے۔ وہ لوگ خود گمراہ ہوں گے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ان سے بچنا۔" اور فرمایا "شرعی علم والے استاد کی بجائے

Marfat.com

بھی ماں ہوتی ہے۔ یہ احترام لازمی ہے۔ پھر فرمایا۔ آلِ حسین علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے بچہ یا بھی ہو۔ جب تک ان کا احترام اپنے والدین سے بڑھ کر ادب نہ کریں گے ایسے شخص کا ایمان قائم نہیں ہوتا نسبت آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جزوِ ایمان ہے۔ فرمایا: قُل لا اسئلکم اجراً اِلّا المودۃ فی القربٰی کے مطابق آلِ حسنین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی محبت فرض ہے۔ سیّد کا ہم کفو غیر سیّد نہیں ہو سکتا۔ اور فرمایا جو بھینس بروز بُدھ بچہ جنے وہ احسن ہوتی ہے نحس نہیں ہوتی۔ لوگوں کے خیالات میں ایسے ہی توہم پرستی ہے۔

اِس طرح کے مسائل اس وقت آیات قرآنی و حدیث آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ کی عبارت زبانی پڑھ کر بیان فرماتے رہے جناب مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا فرمایا کرتی تھیں کہ اس وقت کوئی عالم لکھنے والا ہوتا تو سب مسائل لکھ لیتا۔ بہت ہی کام کی باتیں تھیں۔

آپ نے فرمایا ہم نہیں ہوں گے۔ عالم دنیا میں فتنے فساد برپا ہوں گے۔ حضرت محمد مہدی علیہ السلام کے ظہور تک اسلام میں ہر جگہ ضعف آجائے گا۔ اُن کے ظہور پر تمام بدعتیں دُور ہوں گی۔ غلبہ اسلام ہو گا۔ پھر فرمایا میں ایک ادنیٰ ناچیز آدمی تھا لیکن میری منظوری دربارِ قطب الاقطاب غوث الثقلین محبوبِ سبحانی شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں جس قدر تھا اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ اور نگاہِ کرم حضرت میراں محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ مجھ پر ہر وقت ہے۔ اس کے بعد مولوی سیّد ہدایت شاہ صاحب کو فرمایا کوئی نعت سناؤ۔ تو ایک نعت شریف سنائی جس میں واقعاتِ کربلا کی جانب اشارہ تھا۔ تو آپ کو لرزہ پیدا ہوا۔ چارپائی بھی جنبش میں آگئی۔

آپ نے اشارہ سے منع فرمایا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد سکون حاصل ہوا۔ فرمایا میں صحت کی حالت میں بھی یہ واقعات سننا گوارہ نہیں کر سکتا تھا اس نازک وقت میں کب سن سکتا ہوں۔ کچھ اور سناؤ۔

ولی اللہ کا تصرّف

مولوی ہدایت شاہ صاحب نے پنجابی زبان میں ایک نعت شریف آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنائی تو آپ نے فرمایا۔ یہ اسرار نہانی ہیں مگر تجھے کہہ دیتا ہوں کہ میں آواز سنتے ہی عرش معلیٰ اور مدینہ منورہ اور بغداد شریف و سرہند شریف سے ہو کر واپس بھی آ گیا ہوں" یعنی ولی کی ولایت کا تصرّف اس قدر ہوتا ہے لیکن اس کو سمجھنا محال ہے۔

آپ کے فرزند مولوی ہدایت شاہ صاحب نے عرض کی قبلہ کوئی صدقہ دیا جائے۔ ایک بیل صدقہ میں دیا جائے۔ آپ نے فرمایا صحت میں خیریت ہے۔ پھر عرض کی نیاز سرکار بغداد شریف حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی ادا کی جائے۔ آپ نے فرمایا بروز بدھ میں خود حاضر ہو کر ادا کروں گا۔ عرض کی آپ تو لاغر ہیں آپ کیسے چل کر ادا کریں گے؟۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں بروز بدھ کو ہم نے ضرور چلنا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

بروز بدھ صبح کو نماز چاشت کے بعد حضور کا انتقال ہوا۔ تاریخ وصال پُر ملال آٹھ جمادی الاوّل ۱۳۴۱ھ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۴۳ برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ وصال کی آخری شب آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے مجھ پر کھل گئے ہیں۔ ہر ولی کو دیدارِ انوارِ الٰہی عارضی ضرور ہوتا ہے۔ مجھ پر اس وقت طور موسیٰ علیہ السلام کی طرح جلوۂ الٰہی کا ظہور ہو رہا ہے۔ فرشتہ ہاتف ندا کر رہا ہے کہ آپ اس وقت جو دعا کریں گے وہ منظور ہو گی۔ اور جناب اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا حاضر و غائب کے لئے فرما رہے تھے۔ اور خصوصاً اپنے تمام مریدین شرن کوٹ تحصیل جھنڈانہ۔ ناڑ۔ موہڑہ کے لئے جا

Marfat.com

فرمائی پھر درہال اور کشمیر کے لیئے دُعا فرمائی۔

پھر فرمایا ندائے ہاتف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی میری مسجد شریف میں دو رکعت نماز ادا کرے گا دوسری مسجدوں میں ہزار رکعتوں کے برابر ثواب ہو گا۔ فرمایا میری اس مسجد شریف میں اور اندرون کوٹھی مخصوص میں بہت دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اس لیئے اس مسجد کو جناب آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے خدائے قدوس جلّ شانہٗ کے فضل و کرم کے انعامات مجھ پر بہت ہوتے ہیں جن کا شمار نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اپنی ہستی کو مٹانا ہی فقر ہے۔ فقر فضلِ الٰہی ہے فضلِ الٰہی کے خزانے اُس پر کھُلتے ہیں جو اس کا اہل ہو۔ خزانہ الٰہی کو پوشیدہ رکھنا اس کی اصل حقیقت ہے۔ اور یہ خزانے معرفت کی کنجی سے کھُلتے ہیں اور وہ کنجی عشق احمد مجتبےٰ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا عشق و شوق غلبہ حاصل کرتا ہے۔ تو کثرت فی الوحدت سے فنا فی اللہ کا مشاہدہ فی الذات باری تعالیٰ سے پھر حیاتِ ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مقام فضلِ الٰہی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جسے چاہتا ہے نچھاور کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھ پر مزید احسان ہوئے ہیں کہ مجھے اسرارِ ابدی سے آگاہ فرمایا گیا ہے۔ سر اولیاء کو انوارِ متناہی کا جلوہ در پردہ قدرِ استقامت حاصل ہوتا ہے لیکن مجھ پر جلوۂ طور کی طرح کا واقع ہو رہا ہے۔

بعد ازاں جناب خاموش ہو گئے اور مراقبہ میں ذکرِ الٰہی کرنا شروع کر دیا تو اندرونِ مکان کے کونے کونے اور چھت سے صاف آواز اللہ ھُو کی آنے لگی جیسے شہد کی مکھیاں ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں۔ آپ کی چارپائی سے بھی ذکرِ الٰہی کی آواز صاف آ رہی تھی۔

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے تازہ وضو فرمایا اور اپنی مخصوص کوٹھی میں تشریف لے گئے۔ نماز چاشت ادا کر کے ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوئے۔ اس وقت سیّد سلیمان شاہ شہید

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ لاہ والے سیّد معصوم شاہ دوداسن والے سیّد باغ حسین شاہ پوپٹھ سرنکوٹ والے موجود تھے۔ عرض کی حضور آپ کو اٹھا کر یا چارپائی پر ہی لے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت میرا بوجھ کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ زمین و آسمان سے بھی زیادہ ہے آپ چلے جائیں میں خود کہوں گا تب آنا۔ صرف باغ حسین شاہ سکنہ پوپٹھ والے کو کہا۔ تم یہاں میرے ساتھ رہو دیگر کسی کو اجازت نہیں۔ مجھے تھام رکھنا۔ جب میرا وجود قرار پائے تو مجھے چھوڑ دینا اور پیچھے ہٹ جانا۔

سیّد باغ حسین شاہ کا بیان ہے کہ میں نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا حضور قرار پا چکے ہیں۔ وجود مبارک نماز چاشت کے لیئے ستون کی طرح کھڑا ہو گیا تو میں نے حضور کو چھوڑ دیا۔ اس وقت سخت دہشت اور ہیبت مجھ پر طاری ہو گئی۔ مدہوشی کے عالم میں مجھے کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کروں۔ خوف سے میرا وجود پسینہ پسینہ ہو گیا تھا۔ اُس وقت حضور پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ خوشبو کی مہک اس قدر تھی جس کا کوئی حساب نہیں۔ تمام کوٹھی نور سے منوّر ہو گئی۔ سُبحان اللہ ایک عجیب منظر تھا۔

نماز چاشت سے فراغت کے بعد حضور نے فرمایا۔ سلیمان شاہ کو بلاؤ۔ وہ اب مجھے چھوٹ کر پر لے جائے۔ اُس وقت حضور کے لب مبارک پر تازہ دودھ لگا ہوا صاف نظر آتا تھا سیّد سلیمان شاہ اور سیّد معصوم شاہ صاحب کو بلایا گیا۔ وہ آئے اور انہوں نے بھی جناب کے ہونٹوں پر تازہ دودھ دیکھا تو عرض کی حضور یہ خوشبودار دودھ کیسا ہے تو آپ نے فرمایا اس وقت نزولِ رحمتِ الٰہی ہو رہا ہے اور یہ دودھ پستانِ رحمتِ الٰہی سے آرہا ہے۔ یہ بات تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے

حضور قبلہ کو سیّد سلیمان شاہ سیّد معصوم شاہ ہم تینوں نے بزورِ طاقت اُٹھانا چاہا لیکن نہ اُٹھا سکے۔ آپ نے فرمایا مجھے صرف تھام رکھو میں خود چل کر جاؤں گا۔ تو ان تینوں حضرات نے آپ کو تھام رکھا۔ جناب خود چارپائی پر پہنچے اور ہم سب بہن بھائیوں کو اپنے پاس بُلا کر پیار کیا اور دُعا فرمائی پھر چند کلمات اسمِ ذات کے پڑھے۔ کلمہ طیّبہ کا وِرد بکثرت کیا اور آنکھیں

Marfat.com

بند کر لیں جیسے سو گئے ہیں ۔

جناب مائی صاحبہ پاس موجود تھیں انہوں نے فرمایا حضرت ہم سے رخصت ہو گئے ہیں لیکن آپ کے فرزند سید مولوی ہدایت شاہ صاحب کہنے لگے نہیں ویسے سو گئے ہیں ۔ جناب مائی صاحبہ نے پھر فرمایا اولیاء اللہ کا وصال اسی طرح ہوتا ہے دیگر نوع انسانی کا مرنا اور ہوتا ہے حضرت صاحب ہم سے جدا ہو گئے ہیں ۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد مولوی ہدایت شاہ صاحب کو آپ کے وصال کا یقین ہوا ۔ باہر خبر پہنچی تو منشی محمد ابراہیم نے بلند آواز سے کہا ، سبحان اللہ ! ایسے آفتاب معرفت کا آنا بھی مبارک اور جانا بھی مبارک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن سے لے کر تادم آخر آپ کی زندگی کا تصرف انسانیت کی بھلائی اور اسلام دین کی خدمت ہی رہا ہے ۔ سات برس کی عمر میں تعلیم علوم شرعی صرف و نحو اور علوم فارسی ، منطق ، محقول ، فقہ اصول احادیث تفاسیر میں منصرف رہے ۔ روحانی کتابوں کا مطالعہ فرمایا جیسے مثنوی مولانا روم وغیرہ ۔ عالم و فاضل صاحب الرائے ہونے کی سند و تصدیق علمائے احناف ہزارہ سے حاصل کی ۔ پھر روحانی پیشوا و راہبر کی تلاش میں کشمیر کا سفر کیا ۔ کریڑ شریف میں قطب الاقطاب غوث زماں سید حاجی محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر شرف زیارت ہوا ۔ اور ارشاد کے مطابق پونچھ مینڈھر تشریف لائے اور غوث زماں جامع الکمالات حضرت سائیں فتوح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیوض و برکات سلسلہ قادریہ میں شرف حاصل کیا ۔ قبلہ صاحب موصوف کو علوم شرعی و طریقت و معرفت میں کمال مرتبہ حاصل ہوا ۔ حضرت پیران پیر غوث الثقلین کے نائب کا مقام بلند عطا ہوا اور پیر کامل نے فرمایا کہ آپ کو سرکار بغداد کا حکم ہے کہ ملک پونچھ ۔ مینڈھر ، راجوری میں قیام کریں ۔ دین شرع متین کی تبلیغ فرما دیں ۔

چنانچہ دین کے فروغ اور نفاذ شرع متین کا جو کام آپ نے اس علاقہ میں فرمایا ہے اس کارہائے نمایاں کو سنہری حروف میں لکھا جانے کے قابل ہے ۔

Marfat.com

آپ نے اِس علاقہ کے لوگوں میں دینِ اسلام کی اشاعت فرما کر کمال عروج تک پہنچایا۔ لوگوں کو روحانیت کا درس دیا، ذکر و فکرِ الٰہی کا عوام میں ذوق شوق پیدا کیا۔ لوگ ہر طرف سے ذکرِ جہر کرتے ہوئے آپ کے پاس آتے اور رشد و ہدایت پاتے۔ مسجد شریف میں نعت خوانی ہوتی۔ درود و سلام پڑھا جاتا۔ غرض ہر طرف یادِ الٰہی کا دَور دَورہ ہُوا۔ بدعتیں ختم ہوئیں۔ لوگوں کے ایمان کامل ہوئے۔ فیوض و برکات کے خزانے جاری ہوئے۔

وفات سے تدفین تک عجائب و غرائب واقعات

شام کے وقت جناب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا۔ آپ نے قبل وصال کے فرما دیا تھا کہ مجھے غسل میاں سخی محمد دیوے اس کے سوا اور کوئی غسل نہ دے۔ جب میاں سخی محمد غسل دے چکا اور جناب کو چارپائی پر رکھا گیا تو آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ سیّد لعل شاہ نے آنکھیں بند کرنی چاہیں لیکن جناب مائی صاحبہ نے اس کو منع فرما دیا کہ بالکل ہاتھ نہ لگانا۔ عشاء کے بعد حضور نے خود ہی آنکھیں بند کر لیں۔ سحری کے وقت پھر کھول دیں اور طلوعِ آفتاب کے بعد خود بخود بند ہو گئیں۔ حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے یہ آخری واقعات راقم کو اس طرح ہی یاد ہیں گویا یہ ابھی ابھی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

آپ کے وصال کے دوسرے دن حضرت حاجی صاحب لاہ راجوری والے تشریف لائے اور چار بجے بعد دوپہر کے جنازہ اٹھایا گیا۔ جنازہ مسجد کے صحن میں پہنچایا گیا تو مکان چھت سے شدید دھواں نکلا جس کا رُخ اُوپر خانقاہ پیر سیّد عبداللہ شاہ غازی کی طرف تھا جب دُھواں وہاں پہنچا تو ایک زبردست توپ چلنے کی آواز آئی۔ ہزاروں کی تعداد نے اس آواز کو سُنا۔ پھر آسمان پر اَبر چھا گیا۔

اُس وقت تھوڑی تھوڑی بارش کی ایک پھوار شروع ہوئی جو تھوڑی دیر

Marfat.com

تک رہنے کے بعد بند ہو گئی۔

جنازہ میدان میں رکھا گیا۔ صفیں کھڑی ہو گئیں۔ دس ہزار چار سو اشخاص کا جنازہ میں شمار ہوا۔ نماز جنازہ کی امامت کے لیے حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ مدظلہ العالیہ کھڑے ہوئے تو اُس وقت آسمان پر جنازہ کے خاص اوپر ہی نورانی لوگوں کی ایک صف نظر آئی۔ راقم کو اس وقت ایک نوکر فقیر الدین نامی جو کہ پڑھوٹ کا رہنے والا تھا نے اُٹھا رکھا تھا۔ پہلے اُس کی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو اُس نے شور مچا دیا کہ دیکھو آسمان پر بھی صف باندھی ہوئی ہے۔ پھر تمام لوگوں نے دیکھا کہ ایک نورانی صف نظر آ رہی ہے جس کے آگے ایک جھنڈا ہے۔ جس کا رنگ سفید، سبز اور سرخ ہے۔ صف میں کھڑے لوگوں نے سفید شلوار اور صندل رنگ کا اچکن پہنا ہوا ہے اور سروں پر رومی ٹوپی رکھی ہے اور نور کی لائٹیں برس رہی ہیں۔

نماز جنازہ کے بعد نعت خوانی ہوئی اور وعظ و نصائح ہوا اور جو واقعات آخری دم جناب کے ہوئے وہ بیان کیے گئے۔

وقت کافی گزر گیا تھا ہر ایک کا خیال تھا کہ شام ہو گئی ہے۔ کچھ عجیب سا سماں تھا۔ لیکن کچھ وقت کے بعد ابر سے سورج نکل آیا تو معلوم ہوا ابھی عصر کا وقت ہے۔ جناب کی وفات پر شاعر معتقد حضرات نے طبع آزمائی کی اور جناب کی تاریخ وفات لکھی اور اس وقت تمام کو سُنائی۔ ان میں سے مولوی سید عبداللہ شاہ لوسانوی جو کہ عالم فاضل شخص تھے انہوں نے فارسی زبان میں ایک تاریخ وفات سنائی جو کہ یہاں درج ہے۔ تمام نے اس کو بہت پسند کیا۔ از اں بعد خلقت آپ کے دیدار کے لیے بے چین ہو گئی چنانچہ جنازہ کو ایک اونچی جگہ رکھا اور لوگ ایک طرف سے آنے شروع ہوئے دیدار کر کے دوسری طرف چلے جاتے تھے۔

لوگوں کا ہجوم تھا۔ دیدار کے وقت جناب نے داہنی آنکھ مبارک کھول دی۔ لبوں پر

Marfat.com

مسکراہٹ تھی جیسے زندہ انسان مسکرا رہا ہو۔ پھر قطب کی جانب سے ایک نوری شعلہ آیا تمام علاقہ منوّر ہو گیا۔ آسمان پر نور ہی نور تھا۔ لوگوں میں شور و غل ہوا کہ آسمان سے ستارہ گر گیا ہے۔ وہ نوری شعلہ جناب کے سر مبارک پر آ کر آسمان میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا اور پھر واپس قبلہ کی طرف چلا گیا۔

یہ ستارہ صبح کے ستارے سے دو گنا بڑا تھا۔ یہ ستارہ کافی علاقوں میں دیکھا گیا دیدار کے لیئے ہجوم بہت تھا اس لیئے اعلان ہوا کہ کل صبح کو دیدار کرایا جائے گا۔ سب لوگ اس وقت اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

منشی محمد ابراہیم پٹھان درانی نے قبر پہ تینتیس ۳۳ افراد اچھے علم والے قرآن پاک پڑھنے کے لیئے بٹھائے۔ قرآن پاک کے بعد سوا لاکھ درود شریف پڑھا یا گیا۔ رات کافی گذر چکی تھی کہ... اچانک آسمان سے نور کا ایک شعلہ پھر ظاہر ہوا جس کا ایک سرا آسمان میں تھا اور دوسرا قبر پاک میں داخل ہو گیا۔

سیّد عمران شاہ نے اس نوری اسرار کو سب سے پہلے دیکھا۔ پھر حضرت حاجی صاحب لاہ شریف والوں کو خبر دی۔ انہوں نے باہر آ کر دیکھا۔ فرمایا سبحان اللہ کیا عجیب نظارہ ہے۔ اور فرمایا یہ اشارہ ہے جناب کو ابھی وقت مدفون کرنے کا۔ پھر جنازہ اٹھایا گیا۔ درود حضوری پڑھا یا گیا اور صندوق کو تیس افراد نے پکڑ کر قبر مقدّس میں رکھا۔

الغرض جناب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد عجائب و غرائب واقعات کا ظہور ہوا جن کو ہزاروں لاکھوں افراد نے دیکھا۔ لوگوں نے کئی علاقوں میں ان پُر اسرار مناظر کو دیکھا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا لیکن صاحب روحانیت فقراء نے کہا کہ نہیں کوئی صاحب کمال و اکمل کا وصال ہوا ہے۔

جناب کی وفات حسرت آیات پر کئی شعراء نے اشعار لکھے اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جو کہ ضائع ہو گئے ہیں لیکن جو تاریخ وفات مولوی سیّد عبداللہ شاہ صاحب لوسانوی

Marfat.com

نے بزبان فارسی تحریر کیئے تھے۔ وہ یہاں تحریر کیئے جاتے ہیں

بعد تحمید ایزدی و نعت احمد مجتبیٰ
خلعتش طٰہٰ و لبلبیں تاج وحش حلّ اتیٰ
ہم بر آلِ پاک اصحاب کرامش صد درود
بر ہماں امّت شود از ابتداء تا انتہا
نقطۂ گویم عجب بشنو برائے دلِ خستگاں
مے فتد از گفتنش جنبش و تزلزل بر ارض و سماء
وائے دائے رفت از ما آں شہِ والا گہر
مولوی ہادی سے حبیب اللہ حبیب کبریا
شد ندا و غلغلہ از فرش تا عرش بریں
کوس رحلت کوفت مولینا ازیں دار الفناء
سیزدہ صد چہل و یک گشت از ہجرۃ رسول
ثامن اوّل جمادی ماہ بعد یوم الاربعاء
مے شد مدفون اعلیٰ در شب اعظم جمعہ
مقتدا شد در جنازہ حاجیے پیر ھداء
ساختہ ذات مبارک مسکنش خلد بریں
مانند خلفش مولوی شاہ ہدایت با صفاء
دہ ہزار و چہار صد از مردمانِ مومنین
حاضر آمد بر جنازہ زمرۂ خیر الوریٰ
ختم کن اے مولوی براں للّٰہ الیہ راجعون
ہا لبسوزند طالباں از گفتگوئے پیشوا

حضرت قبلہ باباجی صاحب لاروی رح
کا ارشاد

منبع الحسنات جامع الکمالات حضرت عبیداللہ المعروف باباجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ جو طریقہ نقشبندیہ میں قطب ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا "میرا آخری وقت ہے جس نے مجھ سے ملاقات کرنی ہے موضع پوٹھ میں ملاقات کرے"۔ اس اعلان پر دو ہزار اشخاص آپ کے موہڑہ کے مقام سے آنے سے پہلے جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا "میرا اس سُورن کوٹ کے علاقہ میں آنے کا باعث جناب مولٰنا مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب کی وجہ سے ہُوا۔ آپ کے یہ الفاظ مبارک تھے کہ مَیں نے بغور نظرِ روحانیت دیکھا مشرق سے مغرب تک ایسا وجود نظر نہیں آیا۔ گویا روح سیّدات کا اُڑ گیا بدن رہ گیا۔ آپ نائب سرکار بغداد شریف ہیں۔ ایک دفعہ راجوری کے لوگ ایک مرزائی مولوی عبدالرحمٰن کے باعث جو حکومتِ وقت کا باغی ہو گیا تھا اس کی وجہ سے تمام علاقہ راجوری کے لوگ سیفٹی ایکٹ کے تحت جو نمبردار ذیلدار مشہور بڑے آدمی تھے گرفتار ہو گئے اور دو ماہ تک گرفتار ہوتے پھر رہا ہو جاتے پھر گرفتار ہو جاتے۔ لوگوں نے مجھ سے دُعا کرائی۔ دو دفعہ مَیں نے خلوصِ دل سے دُعا کی۔ لوگ پھر گرفتار ہو گئے۔

جب مَیں موضع کوٹلی سے واپس آیا تو لوگ بکثرت بطور وفد پیش ہوئے کہ ہماری تکلیف نہیں جاتی۔ مَیں نے سوچا فقیر سینہ ساڑ کر دُعا کرے پھر منظور کیوں نہ ہو تو چوہدری دیوان علی کے مکان پر مَیں ٹھہرا چھ دن تک روتے زمین کے اولیاء کرام کی طرف توجہ کی کوئی راز نہ ملا۔ آخر سرکارِ بغداد حضرت محبوبِ سبحانی غوث الثقلین شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب نظر کی دیکھا جتنا نظام جناب سرکارِ بغداد کا ہے وہ جناب مولوی سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے ہاتھ میں ہے اور توپیں راجوری کی طرف نصب کی ہوئی ہیں۔ خوفِ الٰہی سے راجوری کا ملک کانپ رہا ہے۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ ابھی یہ زمین اُڑ جائے گی۔ پھر میں نے واپس آکر جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کرائی۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ آپ راجوری کے لوگوں پر نارافق ہیں۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ آپ کے اشارہ سے سیفٹی ایکٹ کی مصیبت دُور ہوئی۔ جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نائب سرکار بغداد ہیں۔ بڑے بڑے اکابر اولیاء کرام گذرے ہیں یہ نیابت سرکار بغداد کسی کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔

آپ نے فرمایا بادشاہ سے اگر کوئی تحفہ ایلچی کسی کے واسطے لے آوے وہ کس کو دینا ہوتا ہے۔ منشی ابراہیم پٹھان سکنہ توڑیاں پہاڑ۔ وزیر محمد ملک چوکیاں درہال سائیں عباس علی سکنہ فضل آباد۔ میر و حجام سکنہ پوٹھہ وغیرہ نے کہا وہ بادشاہ ہی کا دینا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح جناب مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے راہبر تھے اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ کو معرفت کا حصہ مل چکا تھا۔ ہم نے ایلچی کی طرح سند دکھائی تھی اور طریقہ قادریہ میں میرے راہبر تھے۔ وہ نائب سرکار بغداد ہیں جو ادب رکھے گا مطلب حاصل کرے گا۔ آپ نے فرمایا ہم نہیں ہوں گے۔ ہمارے بعد اس ملک میں فتنہ برپا ہوگا اور کفار کی لائن قائم ہو جائے گی۔ گولڈ پہاڑی سے لے کر جموں تک اور اس لائن کے اندر بدعتی فرقے اپنی اپنی ڈفلی بجائیں گے۔ اہل سنت پر چڑھ کر آئیں گے اور ایک سب سے زیادہ بدعتی فرقہ سمہوٹ کے مقام پر کئی بار حملہ کرکے آوے گا۔ ایک سیّد اُن کی بات ٹھکرائے گا۔ لوگ بچ جائیں گے۔ پولیس کے پل پونہ پر ایک بلڈنگ بنائیں گے۔ آخر ختم ہو جائیں گے۔ اس وقت مکار فقیروں کی کثرت ہوگی۔ پتھر کے نیچے سے بھی فقیر نکلیں گے اس لائن کے اندر باخدا کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ وہ سب شیطانی راگ ہوگا۔ اُن سے بچنا بعض بڑی دھوم دھام والے ہوں گے لیکن سب گمراہ ہوں گے اُن سے خبردار رہنا۔ آپ نے فرمایا۔ ان دو باتوں کے لئے آپ کو بلایا تھا ان کو یاد رکھنا ٭

عقیدت کے پھول

★ از قلم منشی محمد ابراہیم خان

تریہہ حرف نے قاعدے خاص اندر تریہہ روزے ماہ مشہور ہوئے
تریہہ خاص سپارے قرآن اندر تریہہ روزہ صوم منظور ہوئے
تریہہ حرف نی پیر تے مرشد اندر پیر صحبت شریعت مقبول ہوئے
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سوہنا تریہہ حرفاں وچکار مستور ہوئے
بعد سفر جہاندے پیر میرے تریہہ گھنٹے برزمین مقام کیتا!
تریہہ منٹ جنازہ وچ خرچ ہوئے تریہہ منٹ مخلوق دیدار کیتا
تریہہ منٹ وعظ دے وچ خرچ ہوئے لوکاں آن ہجوم یکبار کیتا
ابراہیم آکھے شاہ حبیب سیّد تریہہ بندیاں جا مدفون کیتا!

Marfat.com

از قلم منشی محمد ابراہیم خان دُرّانی پٹھان

مناجات فارسی

یا الٰہی کن کرم بر من غریبے ناتواں / از طفیل سرورِ دو عالم نورِ عارفاں

از طفیل چار یاراں محمد مصطفٰے / از طفیل پنجتن حسنین شہیدِ کربلا

از طفیل شہرِ بغداد کہ آں نائب مصطفٰے / از طفیل پیر ما شاہ حبیب اللہ اولیاءؒ

ابر رحمت نورِ عالم در جہاں پیدا ہست / روز و شب تابندہ ایستادہ بایں بازار ہست

ہر کہ ایں بازار دیدہ مبتلا بازار شد / مثل مرض ضیق ضُعف در جہاں لاچار شُد

آمدند چُوں اولیاء گزر دیدہ اند / راہِ حق کردند دیگر حرف کس نہ شنیدہ اند

چوں عیدے اولیاءؒ در عبادت گاہ دید / شاہ حبیب اللہ در مکہ ہست دیگر جا نہ دید

الٰہی کُن کرم بر من غریبے / بلطف و حاجتم بر آید بد نصیبے

نصیبم شُد مقید پا بزنجیر / دہے مقصد بہ مثل میوہ انجیر

کنی گر مہربانی بر ایں غریبے / شود مقصود حاصل ایں بد نصیبے

شنیدم ز عیدے اولیاء ایں کلام ہست / کہ مسکن آں شہر در وانگرت ہست

کہ روح پاک حبیب اللہ پروانہ ایں ہست / گرمیروٹ گھہ وا مکہ رواں ہست

بروح پاک آں امداد گردد / طفیل اسم آں شاداب گردد

نگاہ کرم کُن یک دلم را!! / زِ گلزارِ شگفتہ کُن غمم را!!

کہ پیرم ما مکمل شد در اسرار نہانی / کہ آں معروف شد از مولوی نام نامی

کلام او کہ سیف رحمٰن دانی / بہ زمرۂ اولیاءؒ ہاں مقبول دانی

بہ روکشمیر دفتے اے دلدار جانی / کہ ہمراہ آں شہر حضرت حبیب اللہ دانی

در عشق احمد عبید اللہ قدیم ہست / بزمرہ اولیاء مسند نشیں ہست

Marfat.com

زمینِ ہند کشمیر و آں بخارا
سمرقند و بلخول تا ہزارہ

حکومت لارڈ وانگت تا بچین ہست
بافیض او تا بہ چوراہی زمین ہست

زکیہاں تا بہ وانگت از خواجہ نظامی
نظام الملک کیہاں شاہ گرامی

ہمہ گلزار ایں باغات کیہاں
ہما مخلوق تابع شد بہ کیہاں

خلیفہ ہائے ایشاں برگزیدہ
ترا ہم ذات دل ہائے دریدہ

زکرم کن نظر برایں غریبے
شود ایمان کامل من نصیبے

فراخی آمدہ بر ہماں مریداں
غریبی کے رود از ما غریباں

کہ ابراہیم بر درِ تو بسیار زاری
کجا و نفتے پیرت کند بر تو نظاری

زنامِ منشی از تو مریدم
کہ جامہ منشیاں از خود دریدم

عریضہ من بہ پیش آں دست گرامی
بخدمت شاہ جیلاں را رسانی

طفیل ذات اسم حق تعالےٰ
طفیل سرورِ دو جہاں محبوب اعلیٰ

طفیل آں چہار یار کبارش
طفیل پنجتن صاحب صحابش

طفیلِ شاہ جیلانِ گرامی
کند خوش نود ہریک را مدامی

کُحب گلزار از باغ ہزارہ
گُلِ لالہ از قسم ہزارہ!

ہماں گلہائے رنگین صاف اند
بہ نظرِ پیرِ ما نوری گوہر اند

اغثنی مرشدا المدد سبحانی
تقبلنی و لا تردد سوالی

شجرہ شریف بسلسلہ قادریہ نوشاہیہ ؒ

الٰہی عزّ وجلّ واحد لایزالُ منزہ بحرمت سرور کونین مفخرِ موجودات سیّد الانبیاء محبوبِ خدا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت علی مولائے کائنات کرم اللہ وجہہٗ

الٰہی بحرمت شیخ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن عنکاری رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہٗ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت میراں پیران پیر سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت عبد الوہاب رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت ابو نصر محمد کوفی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد علی صوفی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت مسعود اسرار رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت پیر علی شاہ رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد شاہ میر رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد غوث اوچی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد معروف مظہر العجائب رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سخی شاہ سلیمان رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی نوشو گنج بخش رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سچیار رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت برخوردار خیر الدین رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضل رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت محمد شاہ صابر رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سائیں فتوح الدین رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت سیّد مولوی حبیب اللہ شاہ نائب بغداد رضی اللہ عنہٗ

Marfat.com

التجا

راقم کو جب ۱۹۶۷ء میں دیارِ عرب حج کے موقع پر مکتہ المکارمہ اور آقائے کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ اقدس طاہر و طیب پر حاضری دینے کا موقع ملا۔ اس موقع پر دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں چند اشعار کی صورت میں عقیدت کے پھول بہدیہ سرورِ کون و مکاں رحمۃ اللعالمین آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیئے جو کہ یہاں تحریر کیئے جاتے ہیں۔

التجا روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ اَنتَ نورِ محبوب رَبّ العالمین
قد جاءَ کم مِنَ اللہ نوراً یا رحمۃً اللعالمین

در شذرہ گر من اکرام تو امید و البتہٗ لُطفِ تو!
آمدم بر درِ پاک حرمِ تو یا شفیع المذنبین

بیک لحظہ رفت بر عرشِ معلیٰ ذاتِ تو!
بگذشت ازاں جا در مقامِ قابَ قوسین

باز ماند شش جہات قربِ شدُ اَوْ اَدنیٰ
شود عیاں موجودات کل اَنتَ ناظرِ اولین و آخریں

Marfat.com

کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً اَوحیٰ علیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ

اے ذات کہ بالا تر از قیاسِ جبرائیلِ امین
آمدم بر درِ پاک نا اُمیدی را جائے نیست

نگاہِ کرم کن بر عاصیٔ ایں یا رحمۃً اللعالمین
من سیاہ کارم عاجز ناتواں شدم بے حد!

رحم کن یا رسول اللہ بفضلِ برتریں!
من در خاکِ پاک را دارم کُحلُ البصر

فدائے مقبول را کن معطر زلفِ عنبریں

Marfat.com

خط

پیر سید باغ حسین شاہ صاحب پوٹھ سُرنکوٹ والے نے حج کے دوران خط لکھا کہ حاضری رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جو کیفیت گزری وہ تحریر فرمادیں۔ تو خط کے جواب میں مندرجہ اشعار لکھے گئے :۔

جب مَیں حاضر ہُوا روضۂ اقدس کے سامنے
طُور کا جلوہ نظر آنے لگا روضۂ اقدس کے سامنے
آنکھیں تھیں اشک بار جان تھی قربان بار بار
کیا کہوں کیا دیکھا روضۂ اقدس کے سامنے
تعالیٰ اللہ نصیب ہے قسمت واہ احسان و کرم
عاجز ناچیز بھی آگیا روضۂ اقدس کے سامنے
آنکھوں کے بَل چلوں یا کہ سَر کے بَل چلوں
اے خدا کس طور سے چلوں روضۂ اقدس کے سامنے
بحمد اللہ لاکھوں اور کروڑوں بار بسم اللہ
سَر بر خم ادب سے ہے روضۂ اقدس کے سامنے
سُبحان اللہ کیا عجب نُوری تجلی ہے نُور کا
رُوح الامین بھی قدم بوس ہیں روضۂ اقدس کے سامنے
اُنظر بحالی یا نبی اللہ! ترحم یا حبیب اللہ
عاصئ مقبول آگیا اب روضۂ اقدس کے سامنے

Marfat.com

حجاز مقدس کی حکومت انتظامیہ کا یہ دستور ہے کہ جو حاجی ایک بار حاضری دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دے وہ دوبارہ حاضری نہیں دے سکتا لیکن راقم کو دوبارہ یہ شرف حاصل ہوا تو مندرجہ اشعار گل ہائے عقیدت کے دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیئے :-

---

بحمد اللہ کہ دربارِ مدینہ میں جو پھر آیا
یہ ہے فضل مولا کا تمنا دل کی بر لایا

ملی تسکینِ قلب کھلی قلعیٔ روحانی
حیاتِ جاوداں مل گئی جب دیارِ مصطفےٰ آیا

تڑپ کر دلِ شیدا نے دیکھے پُر نور نظارے
ریاض الجنۃ سکون حالی کا جلوہ عنبریں آیا

شوق سرمدی میں سرشار جبرائیل و میکائیل
بصد ناز اسرافیل بصد تعظیم عزرائیل آیا

بیمین و لیسار دو پھول واہ رونقِ گلزار
یک صدیق رضہ غار ثانئے عادل جنت کا چراغ آیا

پس و پیش دو نور جلوہ کناں مے افروز
منبعٔ حیاء ذو النورین واہ نور سے نور آیا

سابقون بالخیرات حضرت مولائے کائنات
نائب نبی نور الہدا علی المرتضےٰ آیا

ساتھ ہی ساتھ وہ نورِ جگر مصطفےٰ کا سرور
جنت خاتون کا روضہ، روضہ بہشت آیا

Marfat.com

طیبؓ و طاہرؓ عبداللہؓ قاسمؓ و ابراہیمؓ
ہیں نورِ نبیؐ کیا ہی نوراً علیٰ نور آیا

نیز دو گوہر معرفتِ الٰہی کے جوہر
سیرت میں لاثانی شبیہہ جناب مصطفےٰ آیا

حسن و حسین حسنِ صورت کے ہیں اہتمام
سیّد الشباب اہلِ جنت کا جلوہ نظر آیا

پردہ نور سے ہیں معمور امہات المومنین
اصحاب و جمیع حضور کالنجوم فی سما آیا

جھولی بھر دو داتا انت قاسم رحمۃً للعالمین
عاصیٔ مقبول غلام از غلامانِ اہلِ عبا آیا

Marfat.com

ارشاد حضرت غوث الثقلین حضرت محبوب سبحانی شیخ سیّد

عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ایک چھوٹے سائز کاپی پر حضور کی مہر ہے حضرت قبلہ صاحب موصوف کی جانب تحریر بذریعہ خواب ایک عالم اور فقیر آپ کی نسل سے تھے تبلیغ کے لیئے تحریر کی تھی وہ اس وقت تک ہمارے پاس ہے جس پر حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب ہے۔ اس کا ایک ورق یہاں موجود ہے باقی گھر پہ موجود ہے۔ بعد ازاں فوٹو آفسٹ کے ذریعہ سے لگالیں گے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَحدَه مقامی

وَاَقْدَامی علیٰ عُنُقِ الرِّجَالی

چو پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت

آفتاب جہاں در پیش درت افتادہ چوں شاہ و گدا

السید محی الدین امر اللہ : الشیخ محی الدین فضل اللہ اولیاء۔ محی الدین امان اللہ۔ مسکین محی الدین نور اللہ۔ غوث محی الدین قطب اللہ۔ سلطان محی الدین سیف اللہ خواجہ محی الدین فرمان اللہ۔ مخدوم محی الدین برہان اللہ۔ درویش محی الدین آیتہ اللہ۔ بادشاہ محی الدین غوث اللہ۔ فقیر محی الدین مشاہد اللہ

Marfat.com

بیادگار:

شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت پیر خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر:

جانشین شیخ الاسلام امیرِ شریعت حضرت خواجہ پیر غلام حمید الدین سیالوی مدّ ظلہم العالی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف و صدر مرکزی مجلس الدعوۃ الاسلامیہ پاکستان

ضیائے قمر

گوجرانوالہ

پاکستان

مذہبی روحانی و اخلاقی مضامین کا حسین مرقع

مرتب:

حافظ محمد یوسف چشتی سیالوی

مکتبہ چشتیہ قادریہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Marfat.com

Marfat.com

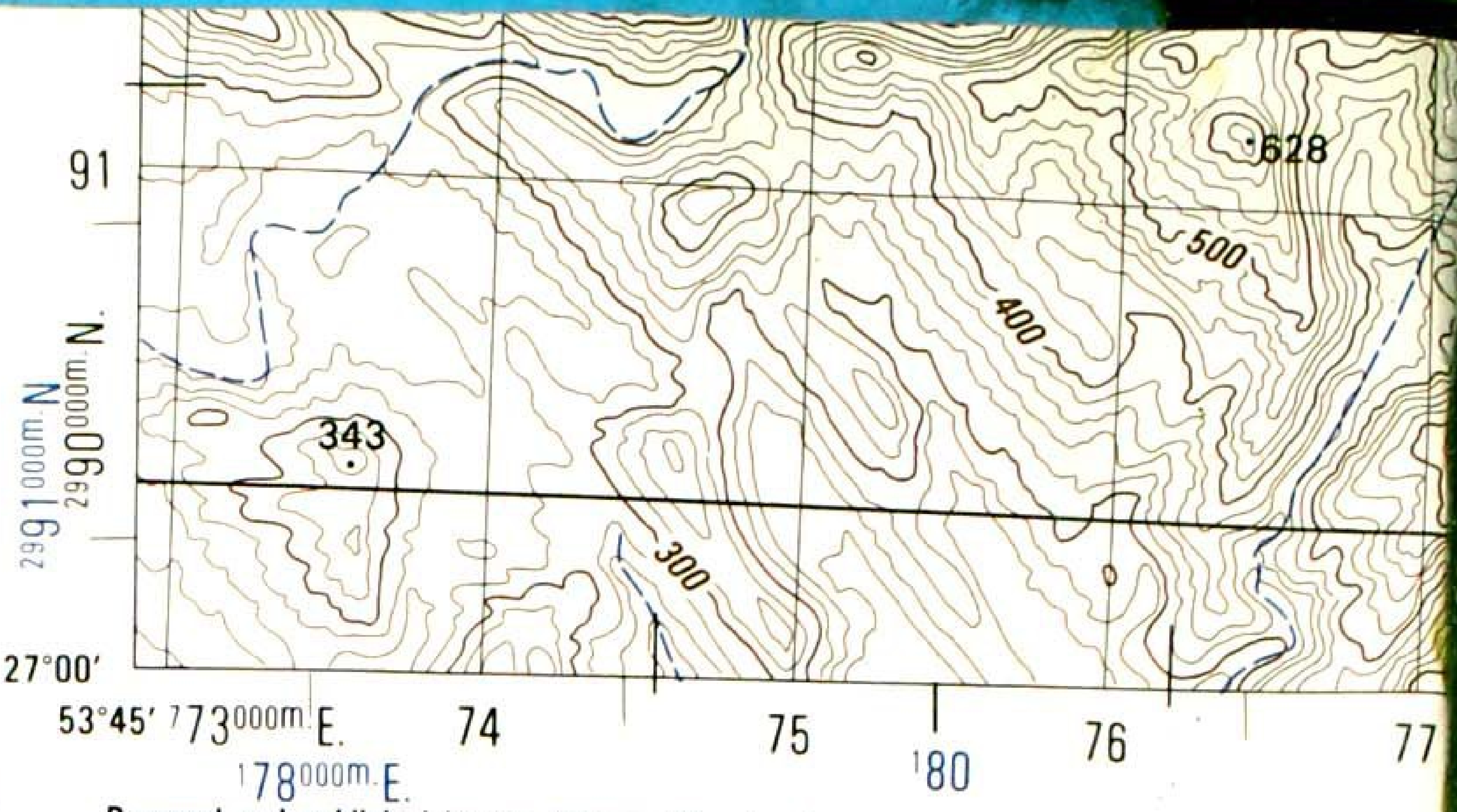

Prepared and published by the Defense Mapping Agency
Hydrographic/Topographic Center, Washington, D.C.

COMPILED IN 1986 FROM BEST AVAILABLE SOURCES

LEGEND

POPULATED PLACES

- Densely built-up areas
- Sparsely to moderately built-up areas

ROADS

- All weather, hard surface
  - two or more lanes wide (3 LANES)
  - one lane wide
- All weather, loose surface
  - two or more lanes wide (3 LANES)
  - one lane wide
- Fair or dry weather loose surface
- Track; Trail
- Wall; Wall along road

RAILROADS

Single track / Double track

- Normal gauge 1.44m (4′8½″)
- Narrow gauge
- Station; Turntable

BOUNDARIES

- International
- First-order administrative division

- Mosque; Moslem shrine; Tomb
- Cemetery: Christian; Moslem
- Sheepfold; Campsite; Native hut
- Building; School; Hospital
- Radio mast; Well; Chimney (Oil)
- Tank; Watermill
- Mine: Active; Abandoned
- Area name: KHOWR

OBSTRUCTIONS

Single / Group

- Elevation of obstruction top above sea level — 430
- Elevation of obstruction top above ground level — (70)
- High tension power transmission line
- Telephone or telegraph line — Tel

STREAMS

Perennial / Intermittent

- Less than 18m. wide
- 18m. to 25m. wide
- over 25m. wide
- Wadi; Sabkha (kavir)
- Spring: Perennial; Intermittent
- Well: Perennial; Intermittent
- Underground aqueduct with shafts.
  - Karez (kanat)
- Land subject to natural inundation
- Swamp — None
- Cultivated land; Sand — None
- Woodland; Scrub — None; None
- Orchard; Vineyard — None
- Scattered trees — None
- Spot elevations: Highest; Normal — ·1494 ·189
- Dam: Earthen; Masonry

A LANE OR
WIDE.

IN DEVELO

LIMITED
Departm
Governm
authority
1990) (
DMA, A

Cheshmeh ...
Dabestān ...
Kūh ......
Ostān .....
Rūdkhāneh ..

KEMESHK, IRAN 6744 II K753 EDITION 1-DMA

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com